

حساب طبع و بشری شدہ ہے

العشق نازک حرق ماسوی اللہ

الحمد للہ والمنة کہ دین زمان سعادت اقتران نسخہ صحیحہ

گلستانہ میران شاہ

یعنی

عالیجناب بدۃ السالکین سراج العارفین حضرت خواجہ سید
میران شاہ صاحب الجندہ ہری شتی صابری اوام اللہ فیوضہم
کی

تازہ ترین اور جدید منظوم تصنیفات

حسب فرمایش

میرا میر بخش اینڈ ستر تاجران کتب مالکان سلسلہ تفسیرانی
کشمیری بازار لاہور

سیٹھ ایم پریس لاہور میں طبع ہوا

بانتام مولوی محمد سنار اللہ مینوگر کے

نوٹ۔ قرآن شریف کے مطالب اگر آسانی سے کہنا چاہتے ہوں تو تفسیر فرماتا ہوں خرید کر پڑھو۔ میرا میر بخش اینڈ ستر تاجران کتب لاہور

غزل

<p> جلوہ شانِ خداستان شاہ مخزنِ جود و سخاستان شاہ قرب حق۔ شاہِ ولایت بالیقین بر سر تاجِ خلافت خواجگان مجھ سے کیا ہو وصف عالیجاہ کا شہرِ دہلی میں عیاں ہے فیضِ عام مرقہ انور پہ جا کر دیکھ لو پڑ گئی جس پر توجہ کی نظر کب ہو کابل کے مقابلِ دو جہاں کیا خطرِ چشتی لاہوری کو بیاں جو کہ ہو بیسارِ جبرِ دل رُبا </p>	<p> مظہرِ نورِ خداستان شاہ معدنِ لطف و عطاستان شاہ زیرِ قدمِ مصطفیٰ مستان شاہ چشمِ چشتی میں بامستان شاہ خود خدا کرتا ثناستان شاہ رہنما۔ اہل صفایستان شاہ پر تو وصلِ محلیٰ مستان شاہ بول آٹھارانی امانستان شاہ جس جگہ پیدا ہواستان شاہ جس کا ایسا پیشواستان شاہ اس کو دیتے ہیں دواستان شاہ </p>
---	--

میراں شاہ با شوق و یکجا غور سے
 غیرِ حق سے ماسواستان شاہ

غزل

<p> سو جان سے ہوں میں شیداستان شاہ تیرا دل میں مرے تمنا۔ گرے تو میں ہی ہر شمسِ قمر کی صورت۔ و نہات پھر رہا ہوں چشتی جو ہیں لاہوری پر پرستِ کامل ہوتے ہیں جمع آکر ہر سال میں مشائخ کیا فیض ہے کہ ہر اک دہلی کا رہنما لا </p>	<p> سر میں مرے ہر سودا۔ مستان شاہ تیرا دیکھوں نہیں جا کے روضہ مستان شاہ تیرا آنکھوں میں میری نقشہ مستان شاہ تیرا کرتے ہیں عرس ہر جا۔ مستان شاہ تیرا حق نے کیا وہ رتبہ۔ مستان شاہ تیرا رحمت گناں ہی ہر جا۔ مستان شاہ تیرا </p>
--	--

مکن نہیں قسم ہو۔ میراں شہاہِ نایامت
 لکھوں اگر سراپا۔ مستان شاہ تیرا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

<p>یا تو امیر الدین علی سلطان الہند رسول نما تم شاہ شاہان جمیری سرورین دہلی تیری اے منظر قابلم یزلی واقف راز خفی و علی تیری فیض دم مبارک سے آباد و گلشن ہندوں مخلوق خدا میں کن ہے وہ جس تیری جمال کا شوق ہیں الدین فرید الدین علاؤ الدین نظام الدین</p>	<p>مقبول جناب علی و بنی منظور حبیب ذات خدا بر قرب فیض قرب تیرا کون مکان میں تیرا اے شاہ ولایت شہر ولی و غوث کی بہتیاصل علی اور مالک ملک ولایت تیری سب میں شاہ و گدا سہی جن و ملائکہ پری انساں تو سبھی ہیں جد و جدا کیا جلو گری ہر پنج تنی کیا فیض حق ہو انور کا</p>
--	--

ہیں میدان شاہ کیا و صفا کہوں کاشن کہوں کیا میری زبان
 اسلام ہی اور دین ہی ایمان ہی ہیں بجز سخا

تو آئے سا جن گلے لگائے کبھی تو دیکھوں جمال تیرا
 ہے سب سے بڑھ کر جو مجھ پہ پیاری یہ بے نیازی خیال تیرا
 تمھاری فرقت سے ہو رہا ہے جو حال دل کا کسے سناؤں
 کبھی نہ پوچھا کرم سے اپنے جو کیا ہے دل کا یہ حال تیرا
 تمام ہستی خودی کا کھٹکا جو وہم و دوری کا تھا جو باطل
 سمایا پتے میں خاک کے ہے جمال تیرا جمال تیرا
 سوائے تیرے نہیں ہے کوئی جو سخن اقرب کو خوب سوچا

تو ہی ہے ظاہر تو ہی ہے باطن عجب ہے اس میں کمال تیرا
 اوٹھے نہ جب تک حجاب اپنا لٹھے نہ زنگِ ودنی کی چھپائی
 نظر میں کیوں کر کھلا سمنے وہ جلوِ حسن و جمال تیرا
 کہ جس نے مطلق وجود دیکھا تو ایک آدمِ رسول مولا
 کہاں ہے پھر ماؤ تو کی باقی یہی ہے قرب و وصال تیرا
 غریب مایراں شاہ تیرا عاشق میں تیری نادادِ ادا کے قریاں
 جو سر پہ سایہ ہو پیرِ چشتی تو کیا ہے بلنا محال تیرا

صنم کے عشق نے تن من جلا یا کرم کرے میرے محبوب پیارے ذرہ نام خدا تو سامنے آ ہزاروں مبتلا عاشق ہیں تیرے میاں ڈھونڈا تجھے ارض و سما میں پڑے سوتے تھے ہم ملکِ عدم میں	خسبِ فرقت نے دیوانہ بنایا بھلا گھونگٹ میں کیوں مکہڑا چھپایا بتا دے کیا تیرے جی میں سمایا دو عالم میں کوئی تجھ سے نہ پایا بجز ول کے کہیں مطلق نہ پایا تو اپنے عشق کی لے میں جگایا
--	---

عجب ہے مایراں شاہ اندازِ وحدت
 مجھے ہر شان میں پیارا دیکھا یا

شکلِ انساں میں نہ ہے تیرا وصلِ تیری کا خاص قربِ مکاں سخنِ اقرب سے خود ہوں میں غافل لہنِ ترانی تیری نے چھونک دیا کیا کہوں عشق میں بھلا تجھ کو اگرچہ ہوں میں گناہ گاروں میں	ہر دو عالم ظہور ہے تیرا کیا کہوں یارِ دور ہے تیرا کب کہوں نہیں قصور ہے تیرا کو چہ اے یارِ طور ہے تیرا سب کے دل میں فتور ہے تیرا نامِ پیار سے غفور ہے تیرا
--	--

و صل تیرا ہے جنت المادا	ہجر یوم النشور ہے تیرا
متیلاں مشالا کو بولا ڈیا خواجہ	میرے دل میں شور ہے تیرا
عشق نے تیرے منم مجھ کو پریشان کیا تو نے اب تک نہ میری حالہ کی نظر عطا مجھ کو واللہ تیری شوق نگاہ نے پایا تیرا کچھ صوف لکھوں کیا میری قوت ہر شاہ خواہش جنت و فردوس خود کی طلب رہم کر مجھ پہ میل خواجہ عثمان کو لئے	حال مجنوں مجھے برگشتہ دویران کیا میں تو ایمان دل و جان کو فرمان کیا مجھ کو زخمی تو نہیں خنجر بران کیا میرے خواجہ تجھے اللہ فریضہ کی شان کیا اپنے جی حسن پہ عاشق مجھ کو بران کیا آکھینے تیرے عشق میں حیران کیا
میدراں شاہ کیوں تیری لطافت سے محروم ہو	مجھ کو محبوب خدا سہند کا سلطان کیا
غزل	
جو کوئی با صدق دل دہا جاڑ صابری چکو بچا ہے خدا تو ذوق شوق خواجگان سرتگواں بہر زیاست آتے ہیں شاہ دگدا جسکے دل میں ہو طلب دیکھے جمال رؤف حق اپنی سستی اور خودی سے جو کوئی آزاد ہو حضرت مخدوم کی کیا شان ہے صل علی میدراں شاہ تو کون ہے پوچھو کوئی تو دوسرا	دیکھ لے آنکھوں کو اپنی وہ لغائے صابری بس وہی جاڑ میاں صفت و ثنائے صابری میں ہوں اک ادنی غلام خاکپا صابری خاک کلیر آنکھ میں سرمد لگائے صابری وہ سلطان حق وہی ہے آتش لے صابری حق و انسان و ملائک میں فہائے صابری بندہ مسکین جناب حق نمائے صابری
غزل	
سانی سے کوئی جا کر پیغام یہ سنائے	اک جام عاشقانہ خبر کر مجھے پلاوے

پیتے ہی ہو کر فوراً ہو جاؤں مست و بے خود مدت سے ہوں میں تیری لطف و کرم کا شائق ایسا پا کر دل سے مٹ جائے وہم باطل ساقی میں تیری صدق تیری عطا کے تراباں اک جام مے کے بدلے حاضر یہ میرا سر میرا نشانہ میکدہ میں حاضر ہو سکر بل تو	رو سے صنم کا جلوہ اک آن تو دیکھتا ہوں جز عشق جان جاتا جو کچھ کہہ رہا ہوں جز عین غیر دل سے نقطہ دوشی ادا تھا ہوں حسرت ہے نہ باقی بس وہ نشہ پا ہوں اُس دلربا کا مجھ کو دیوانہ سا بناتا ہوں نظر کرم سے ساقی شاید نشہ پا ہوں
---	---

غزل

عاشق از جان و دلم آپکی سرکار کا ہوں دین و دنیا کی طلب نہ عجبی کی ہوں آتش افروز کا مطلق ہوں نہ ہی غیر کہیں ہر سدا دردِ نزاں اپنا تو یا مہند ولی نہ کیا زہد و ریاضت نہ ہوئی چلہ کشی یاد فرماؤ اگر خواب میں عاجز کو میاں میرا نشانہ جنت و فردوس کا طالب ہی نہیں	خواجہ مہند ولی طالب دیدار کا ہوں میں تو مشتاقِ انعام کے دربار کا ہوں میں دلِ عجاں کو فدائے محرم ہزار کا ہوں طالبِ سراپا نہانی کے نہیں اظہار کا ہوں میں تو ایشیا تیری نام کے ایشیا کا ہوں میں طلبگارِ جوشیریں تیری گفتار کا ہوں میں تو عاشقِ شہِ جمیر کی گلزار کا ہوں
--	--

غزل

عشق ہے دل کو ستا تارات دن عشق نادہ کی ہدایت اور ہے ہجر کس کا وصل کس کو کہتے ہیں اپنی ہستی اور خودی کو چھوڑ دے یا ر کیا مکار و دہو کے باز ہے آپ ہے خود کہہ رہا رانی انا	یار ہے مکھڑا چھپاتا رات دن کان میں میری سناتا رات دن وہم باطل ہے ستا تارات دن ہر میں حق حق ہے بتاتا رات دن ہے قہر کیا کیا سمجھتا رات دن مجھ کو دہو کے میں ہے پاتا رات دن
---	---

آپ خود موجود ہے ہر شان میں میدیاں شاہ قدموں تلے مخدوم کے	آپ کو کیوں ہے چھپا تارات دن دمبدم سر ہوں جبکہ تارات دن
---	---

غزل

لو خبر یا خواجہ ہندل دلی بہر خدا منظر نور الہی محرم ستر نہاں ہے سچی دربار عالی آپکا کاذب فیدہ یا دفراد تو میں بھی دیکھ لوں تمہیہ کو لے جناب آفتاب ہند زیب دو جہاں بحر غم میں ہی پڑی کشتی میری لے ناضا میلو انشا پر گر عنایت ہو تو بیڑا پار ہو	از طفیل خواجہ عثمان مارول اولیا رحم کن بر حال مایا سید جو د و سخا کیوں رہا مخدوم عاجز ناتواں لے رہنا آستان بوسی کروں نہیں ہوا اگر نظر عطا جلوے ذات مقدس روضہ انور دیکھا اب کر جلدی کنائے چشتیوں کے مشوا بہر قطب الہیں فرید الدین صابر سیر کا
---	--

غزل

ہے یار وہ کیا پاس اگر یار نہ ہو ہم کون کسی مر کے رہنے کی جگہ ہیں ہر آنکھ کی پتلی میں وہی دیکھتا ہے کر دو درمیاں دل سے یہ منیں تو کا بکھیرا میدیاں شاہ تو وصل ہو کہاں ذات خدا کا	کیا جانتے جب محرم اسرار نہ ہو بہی ہے وہ گھر جب شہ گہر بار نہ ہو کیا بھارت ہے جو ہکا کوئی مختار نہ ہو پھر کون ہے جب آپ ہی دلدار نہ ہو جب عقد گشاہد بر کرار نہ ہو
---	---

غزل

عاشق کا اگر عشق سوزن من جلد نہ پیارے تیری ہی دیکھو کو آنکھیں ترس رہی ہیں فراؤ کس خطا سے ہم سے خفا ہو دلبر ایمان جان و دل کو قرباں کیا ہے تجھ پر	بسکیں غریب دل کو اتنا تانہ پیارے نام خدا تو ہم سے کھڑا چھپانہ پیارے اس تلخ ترش سے باتیں ستانہ پیارے اس پر بھی ہم پہ تیری مہر و نمانہ پیارے
--	---

نازداد اسے تیری حیرت میں پڑ رہا ہوں
ظلم و ستم سے تیری باتن میں جان نہیں ہے
میلوں شاہ حال کہہ چستی پیالے و پر

و کھلا جمال اپنا محکوم رولانہ پیالے
برخ و الم وہ کیلے جو کچھ سہا نہ پیالے
جڑ اپنے در کے محکوم و پھیرا نہ پیالے

غزل

کیا عشق نے ہے رنگ دکھایا کہوں نہیں کیا
دونوں جہاں کو دل سے فراموش کر دیا
بیرنگ سے وہ رنگ سے کیا کیا دکھایا
بس بندے میں عشق کے جز حوت تین کر
ہستی خودی سے اپنی جو بے آشنا ہو کر
لے ٹاپہ دیجھے تو ہے تلقین عشق سے
بوفہم و صوٹھتے ہیں میاں جا بجا ادھر
من مکتوف نفسہ کے یہ مطلب غور ہو
میلوں شاہ حیرت کی بندہ داری ہے جو

مئے بخودی سے جام پلایا کہوں نہیں کیا
کیا دل میں دلر باکو لکھایا کہوں نہیں کیا
آنکھوں میں میری یار سما یا کہوں نہیں کیا
جو کچھ لکھا پڑھا تھا بھلایا کہوں نہیں کیا
غیر از خدا کہیں بھی نہ پایا کہوں نہیں کیا
بس رخ نام نہی سے سجھایا کہوں نہیں کیا
انساں میں آپ کو ہے چھپایا کہوں نہیں کیا
دھبہ کھو میں شہ ہے میں خدایا کہوں نہیں کیا
کچھ سیرکان میں ہو سنا یا کہوں نہیں کیا

غزل

و کھا دیدار محبوب الہی
جو تجھ پہ جلیں گرسے ذات الہی
ہوئے دہلی کے سلطان و لایت
ہمہ ناسوت سے لاہوت تک ہو
عیاں ہے گنج مخفی چشتیوں کو
خبر لے لے میجا جاں بلب ہو
عنایت یا نظام الدین چشتی

سچی سرکار محبوب الہی
حق اسرار محبوب الہی
زہے محنت ار محبوب الہی
تیرا اظہار محبوب الہی
تیرا اسرار محبوب الہی
تیرا بیار محبوب الہی
میرے غمخوار محبوب الہی

کھڑے ہیں سرنگول احساں ملائک
میاں کہیں شوق سے آتے ہیں ویش
براہِ فرد عالم دل سے میرے
یہ ہر دم مقبول انشاہ کی ہونہار

تیرے دربارِ محبوبِ الہی
تیرے دربارِ محبوبِ الہی
مٹے آزارِ محبوبِ الہی
رداں گفتارِ محبوبِ الہی

غزل

کرم کر یا نظام الدین خداداد
بڑا ہوں یا بہلا ہوں میں تمہارا
عجب صلی علیٰ رتبہ ہے تیرا
ولے عقدہ کشا رتبہ ہے تیرا
معلیٰ شان منظورِ الہی ہو
ہوئے درگاہِ مغفورِ الہی
شیخ دین محمد مصطفیٰ ہو
چراغِ خاندانِ چشتیا ہو
تمہیں تو خضرِ راہِ گستاں ہو
تمہیں ساکن مکانِ ولا مکان ہو
مجھے ہے خواجگاں سے عشقِ بازی
بس اب مجھ پر کرو غربتِ نوازی
خدا کی دید ہے دیدِ ارمیہ
شنا سب سے میاں خفا تیرا
بھی جاتی ہے کشتیِ بحرِ غم میں
کرو نظیرِ عطاسِ رنجِ عالم میں

دکھا دیجے مجھے راہِ خدا را
نظام الدین محبوبِ الہی
جو محبوبِ خدا رتبہ ہے تیرا
نظام الدین محبوبِ الہی
عجب ہے مسلوج نورِ الہی
نظام الدین محبوبِ الہی
قسم فیضِ پیرِ تقیٰ ہو
نظام الدین محبوبِ الہی
تمہیں تو پیشوائے عارفان ہو
نظام الدین محبوبِ الہی
اوسی گھر میں تجھے ہے سرفرازی
نظام الدین محبوبِ الہی
ہے درگاہِ خدا اور بارِ تیرا
نظام الدین محبوبِ الہی
لگاؤ اب کنارے ایک دم میں
نظام الدین محبوبِ الہی

جہاں میں آپ فخر الاولیاء ہیں میاں ہم بھی تیرے در کے گدا ہیں ہوئے شمس و قمر دونوں برا بر وہ ہیں کلیر میں تم دہلی میں قساور اگر ہو مکیاں شاہ پر ہر سربانی رہے لاج و شرم ہر دو جہانی	غریبوں کے لئے حاجت روا ہیں نظام الدین محبوب اکہی نظام الدین اور محمد دم صابر نظام الدین محبوب اکہی بے دل میں محبت خواجگانہ نظام الدین محبوب اکہی
--	---

غزل

ہم عشق میں دلدار کے حیران ہیں واللہ چھٹرونہ مجھے یار و کوئی سوخت دل کو جب اپنی خبر محکوم نہیں ہو کہ نہیں کیا ہوں کیا ہوں بیلا عاشق مجنوں کی خبر سے جب یار کو مشتاق کہلنے کی غرض ہو ہے کون جو کرنا نہیں خالق کی پرستش	ہر آن مجذباتی سے پریشان ہیں واللہ ہم اپنی میاں جان سے بے جان ہیں واللہ حیوان سے بدتر ہمیں انسان ہیں واللہ ہم آپ ہی برگشتہ و دیران ہیں واللہ پھر ہم کو سبھی منزل لیں آسان ہیں واللہ ہم کہتے ہیں ہم صاحب قرآن ہیں واللہ
---	--

مکیاں شاہ وہ پریشان ہیں بے نام و نشان ہیں
ہم کیا ہیں یونہی بے سرو سامان ہیں واللہ

غزل

نیں مل جان سے ایثار ہوں تیرا خدا خاک کلیر کی مجھے خاک شفا ہے مولا اپنے دہن میں چھپا گنج شکوہ کے پیاسے نہیں خواہش ہے میاں عدلت و شمت کی مجھ کو دولت اسرار نہانی کی بلی سے بچو	خاکساری سب در بار ہوں تیرا صابر اے مسحا کہ میں بیمار ہوں تیرا صابر میں تو حبیب ہوں گنہگار ہوں تیرا صابر خاکساری کا طلبگار ہوں تیرا صابر میں اسی شے کا خریدار ہوں تیرا صابر
--	--

تیری بخانہ سے ملے میری ساقی ہو عطا میدانِ شکار کو ہر تیری صبور صفا کی خواہش	میں بھی اک جام سے سرشار ہوں تیرا صابر میرے مولا میرے غمخوار ہوں تیرا صابر
غزل	
میری راز دل تجکو دل سے چکا ہوں میاں تجکو اُلفت نہ جہر و وفا ہے نہ مجھ پر کرم ہے نہ نطفہ عطا ہے یہاں تک تیرا عشق لایا ہے مجھ کو اے مہ لقا کچھ تو اپنا پتہ دے نہیں مجھ کو بلتا کوئی تیرا مسکن کرم کی نظر اب تو کر صبراں شادا پر	مگر دیکھے دل پنج و غم میں مہینا ہوں پٹا میں تیرے قریب لے ہوفا ہوں تیرے ناند انداز پر مستلا ہوں کہیں لے بھی جائے تو میں خوش رہا ہوں جو اس پر مملکت میں بنی چھپ ڈھوں زمین آسماں تک تجھے ڈھونڈتا ہوں میں بنن تیرا ناتواں نارسا ہوں
غزل	
عشق نے پہونکا مجھے دلدار کیا ہو گیا ایک پل آنکھیں دکھا کر وہ تو پردی میں چھا دیکھ کر حسنِ ازل کو اڑ گئے تاب توں ہجرِ جاناں میں میرے سینے میں کیا تصور تھا صیرا نشاہ کرا، زرد مخموم صابر میرے	درد و غم میں ہوں پرا غمخوار کیا ہو گیا تیرے مڑگاں کا جگر سے پار کیا ہو گیا زلف کی ناگن گلے کا مار کیا ہو گیا وصل کی آمد سے وہ ہموار کیا ہو گیا واسطے ادا کے دربار کیا ہو گیا
غزل	
اے شہِ ہندوستان پیرِ مغان اکبر علی ساکنِ دلی عجب جلوئے نلبے آستان مرشدِ شاہِ دگنا فیاضِ سلیم احمدی چوں یہ پڑ جائے نظر وہ داستانِ حق ہوا	حافظ و فاضلِ طبیب راز داں اکبر علی گر ہوں کر رہنا شاہِ شہاں اکبر علی خضرِ صورتِ محرم سترِ نہاں اکبر علی بکیوں اور عاجزوں کی مہرباں اکبر علی

نور چشم راحت دل حضرت عبدالعلی لے جنا ب و تکیہ فیض بخش مفساں صابرانشاہ کوے جبر و ساقی و رگاہے	خاص جالندہ ہر مزار جسم و جاں اکبر علی لو خبر اس وقت بہر عاصیاں اکبر علی قادری ہے فیض تم سے بیگیاں اکبر علی
--	--

غزل

رخ پر نور کا جلوں دکھا دو یا رسول اللہ تمہارے حسن پر شمس و قمر جوتے ہیں شرمندہ انا احمد انا عربی میں ہے اسرار حیات تمہیں وحدت میں ہو چکا تمہیں کثرت میں ہوتا تیرے دربار عالی میں سدا سائل ہوں رسالت میاں حسین کا عہدہ اٹکا و صلیب شاہ و من	کرم سے آرزو دل کی دلا دو یا رسول اللہ برائے حق ذرہ پر وہ ادھار دو یا رسول اللہ مجھے بھی اب یہی نکتہ سمجھا دو یا رسول اللہ مجھے بھی خواب غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ مجھے تم جام وحدت کا پلا دو یا رسول اللہ خیال غیر حق دل سے مٹا دو یا رسول اللہ
---	--

غزل

مخدوم میرے پیر کا عالی مقام ہے از عرش تا بہ فرش علی احمد کی دھوم ہے آئینہ دل میں دیکھو ذرا رتبہ حضور لاکھوں بشر جوتے ہیں شیدا حضور کے انگر کھدا با سب کو نہ کھایا تھا اپنے و نیا و ویرت یار و تعلق ہو کیا مجھے پوچھے کوئی پتہ تو سنا دے قیصران شاو	مقبول ذات قرب رسول انام ہو صابر پیا کا ہر دو جہاں فیض عام ہو جلو چہرہ گنج شکر کا مدام ہے ہر ایک کی زبان پہ صابر کا نام ہے مخدوم میرے پیر یہ صبر اختتام ہو صابر پیا کا ذکر ہمیں صبح و شام ہو صابر پیا کے دُور کا بچہ ادنی غلام ہو
--	--

غزل

معلیٰ بند کے سلطان معین الدین جمیری حقیت محمدی کا خاص حزن خواجہ جشتی	چراغ خواجہ عثمان معین الدین جمیری میں جنت کے گلستان معین الدین جمیری
---	---

جمال حسن خواجہ کا ہوا ہر دو جہاں شیدا جو قطب الدین فرید الدین علاؤ الدین نظام الدین کری اوصاف کیا اوٹکا زباں سے وہاں کسی مجھے اے خواجہ جیستی نہیں کیوں یا و فراتے نہایت در پہ صیرا لشاہ سدا امتیہ کہتا ہے	نہیے محبوب میں شہنا معین الدین جمیری ہے شان بخت افشاں معین الدین جمیری جوانت حق میں ہیں پنہاں معین الدین جمیری سدا حیرت میں ہوں لعل طالعین الدین جمیری نکا دل کے سب ارباں معین الدین جمیری
---	--

غزل

المدد یا غوث عظیم و شکیں بیکیاں ہو مرید بی لا تحف اللہ فرماں باند آپکا اور ذات ربانی کا پردہ ایک ہے وصف ہو کیونکر بشر سے جبکہ ہو محبوب حق آپ کے ہیں زیر بالائے قدم سب ادیا مصطفیٰ کے لاٹھے ہو نور ویدہ مرفعی ہے وظیفہ اسم عظیم شیخ عبدالقادر م لے فقیر بے نظیر پیر پیر ان جہاں کیوں نہ ہو عقدہ کشائی آپکی درگاہ سو لو خیر بہر جناب بوسعید محرمی قطب ربانی مدویا شاہ جیلانی مدد اپنے میخاتے سے محکوشوق کی مشیہ عطا صیراں شاہ کی آرزو منظور ہو یا غوث پاک	پیشواے عارفان مری راہنما گرماں کیا اور خوف و خط حجاب خود ہو مہرباں جو کوئی منکر ہے آمیں وہ گروئے پاک عرش اعلیٰ پر ثنا خواں ہیں تیری کر ویاں روڈ تو دوستے نما ہر حق مجسم عشقاں فاطمہ کے جان و تن ہولے شفیق دو جہاں عالم علم حقیقت واقف سر مہاں لے میرے رشت پناہ غمخوار بیہ عامیاں جبکہ ہو تم مونس و ہمد برائے عاجزاں لطف گن بر حال من یا سید شاہ شہاں غوث صمدانی مدد بخ و المہیں اماں کیوں بھلا سانی ہی تجھ بسا دزدان آسمان یا محی الدین قادر عشق قیم خواجگان
---	--

غزل

کمر دل کیا رتیبہ اعلیٰ بیاں مخدوم صابر کا	ہے جلوں تانہیں بر آسمان مخدوم صابر کا
---	---------------------------------------

نشان و نشان اند نشان مخدوم صابر کا
 گیا کلیر میں جو کوئی رہی خواہش کجے کی
 دیا رتبہ عجب حق فرمایا ذات اپنی میں
 چلوئے چشتیو تم سر کے بل پیران کلیر میں
 طلب ہو چشتیو جس کو جمال احمد مرسل
 سر عتبت اللہ کا جلوئے صابر نمایاں ہو
 لوح میں آنکر لچھیں ملائک کیک بندہ ہے
 محبت میدان شاہ دل میں جسیر تا اول و آخر

مکان و لامکان اندر مکان مخدوم صابر کا
 ہے بیت اللہ اوسو وہ آسمان مخدوم صابر کا
 ہے اوصاف الم نشرح عیاں مخدوم صابر کا
 وہاں ہے فیض کا دریا رواں مخدوم صابر کا
 نقاب ہے بادشاہ دو جہاں مخدوم صابر کا
 عیاں ہے ذات حق سیر نہاں مخدوم صابر کا
 کہوں گائیں تو ہوں ہمہ میاں مخدوم صابر کا
 رہے ہر دم میرا اور روز باں مخدوم صابر کا

غزل

محبت جان جاناں فر عجب جلوہ دکھایا ہے
 کلام سخن اقرب کا ویا پیغام قرآن میں
 سراسر ہم پہ شاہ ہے یہ ہر سو عین جہان
 یکتی اور خودی اپنی سراسر وہم باطل تھا
 ہوا پر جوش میخانہ جو دبیر کی محبت کا
 گواہی کا اللہ سے ہوا بس فیض سارا
 ہو الطاف مہربان شاہ جناب حیر چشتی کا

ولیکن ہم دوری کا میری دل سے اٹھایا ہے
 نہیں مطلق مجھ ہم سے یہی نکتہ سجھایا ہے
 بہر صورت بہر منظر نظریں آسماں ہے
 کھلی جب آنکھ غفلت کی بجز حق کو نہایا ہے
 تازہ خود جام منے و مدت مجھ بھر کر بلایا ہے
 ہر موجود ہے اللہ عجب جگر اٹھایا ہے
 سمجھ کر خاکسار اپنا کچھ وہن لگایا ہے

غزل

عشق نے مجھ کو چھونک دیا
 بہر ضد اگر محسوس دونا
 دور پہ تیرے ہوں آن پڑا
 کون خط سے تم ہو خفا

آرے پیالوں تیسری بلا
 آرے پیالوں تیسری بلا
 اب تو نیکل پردے سے دُرا
 آرے پیالوں تیسری بلا

<p> جلتے ہے اب جو روستم مجھ پہ کرو میساں نظر عطا مجھ سے تیرا اوصاف ہو کیا اب تو کرم سے مکھڑا دکھسا ہجر میں تیری جان جہاں دیر ہوئی سائے ماہِ لقا اب تو ختم کر جو رجفہ آپ کے در کا میں ہوں گدا مہراں شاہ کی بیچے خبر کون ہے میرا آپ سوا </p>	<p> تجھ کو پیا صابر کی قسم آ رہے پیاؤں تیری بلا حق تیرا ہے حسن خدا آ رہے پیاؤں تیری بلا مجھ میں نہیں ہے تاب توں آ رہے پیاؤں تیری بلا اے میرے چشتی روٹو نہا آ رہے پیاؤں تیری بلا اے میرا باں نورِ نظر آ رہے پیاؤں تیری بلا </p>
<p> شیخ عبد القدوس گنگوہی سائل کو دربار سے اپنے عقدہ کشا مقبول خدا صدقہ عارف احمد جی کا کر جورت ہوں مینتی کرت ہوں نس دن پل چہن یاد کرت ہوں تم ہو مظہر نور خدا میں ہوں بکھاری آپ کو در کا ایسا ہوں مدہ ہوش نشے سے تم ساقی ہو پریم پیا لا </p>	<p> پاک جمال دکھاؤ جی اب تو دان و لاؤ جی عاجز نہ رہ کر دم نظر عطا اتنا ترساؤ جی بیس نوا کر پیاں پرت ہوں موہ کو درس دکھاؤ جی کیا آپ کی شان ہے صل علی دامن موی لگاؤ جی وہم خودی کی بوند ہے موی کو آن پلاؤ جی </p>

تجربہ بن میں کو چہن نہیں
اب کر پافسرا و جی
سہن پڑے کی لاج تو ہے
اب اپنے وطن بولا و جی

لے ستگو گنگوہی پیار سے
دو دو جگت پت را کہو موری
میراں شاہ تجربہ ور کا داسے
من سے سوہ پہ دیا کرو

غزل

مقبول لایزال یا خواجگان چشتی
لے بکیوں کے والی یا خواجگان چشتی
سرکار لاؤ بالی یا خواجگان چشتی
ہے سلطنت بزال یا خواجگان چشتی
بخشو مجھے خوشحالی یا خواجگان چشتی
ہے قرب لایزال یا خواجگان چشتی
ہو در قیل و قال یا خواجگان چشتی

لے ذات پاک عالی یا خواجگان چشتی
اس غم رسیدہ دل کی عقد کشائی کیجے
شاہ دگر کے دل میں جلوہ سمار ہے
عرب و عجم سے شاہ بند تباہی
دور سے تمہارے خالی کیا نہ کوئی
قلبی نظر سے دیکھا جسکو ہوا وہ کامل
جز جو عشق حق کے میرا نشاہ درو سر ہو

غزل

خاص ہون ہے جسے دین پیر چاہیے
جاں فدا ہے مرنے کی ہو آب کوثر چاہیے
پھر اسے خون و خطر کیا روز محشر چاہیے
کیا طلب جنت سے ہو دوزخ کی اور چاہیے
قرب حق حاصل ہو پھر مدہ ہو شل اکثر چاہیے
یہ مقام غور ہے ہم از رہبر چاہیے

عشق کامل ہر بشر کو ذات اکبر چاہیے
ہے مسلمان جس کو افتخیر کی دلیز چاہیے
جس کے ہو دل میں محبت غوث اعظم کی
جو کوئی ہو سلسلہ میں خواجہ ہندل کی
جو نشانی شیخ ہو پس ہے فنا کی وہی
عارف باللہ کے آگے کیا فنا اور کیا بقا

میراں شاہ کچھ بھی نہیں ہر ماسوا ذات حق
کلا لہ پر میاں قائم تصور چاہیے

غزل

<p>یاد آتی ہے مجھ کو یار و لداری تیری شوق میں اگر تجھے ہمنے کہا قالو ابلی آپ اپنے حسن پر پہلے مجھے شیدا کیا عشق نے تھوٹکا ہے میرا تن بدن ایسے نیاز نرش تو ہو کر مجھے فہتے ہو بدنامی میاں میں نہیں ہوں تو ہی تو ہوں صنم تیری قسم یا نبی خود آپ کا ہے عاشق و شیدا خدا یا محمد تمیرا شاہ کی آرزو منظور ہو</p>	<p>وہ ندا و خود دستی خاص گفتاری تیری وعدہ لا تقنطوا کے ساتھ غمخواری تیری اب نہیں وہ مہربانی کیا ہوئی باری تیری اس پہ بھی یاد آتی ہے پہلی وفاداری تیری قدہ شیریں سوسے نازک بدن گار تیری پھر بھلا کس پہ ہوئی جو رستم گاری تیری خود خدا ہی کر رہا ہے ناز و وفا تیری و مہم کرنا ہوں صفت و ثنا داری تیری</p>
---	--

غزل

<p>میں ہوں عاشق زار و لداری تیرا دل و جان قرباں کیلئے تجھ پر بھلا کس خط سے ہو آنکھیں چوراتے ہوا حال و ریاں تیری جستجو میں تیری ناز و انداز ہے انتہا میں تیرے حسن پر مبتلا ہے وہ عالم کر و صدیراں شاہ پر کرم لے مہرباں</p>	<p>جو ہو میری قسمت میں وہ بے ادب تیرا کوئی دم ہے نہ جان بہا و سیرا ہوا مجھ کو سودا بے آزار تیرا پتہ کچھ نہ ملتا ہے اسے یار تیرا کسی نے نہ پایا ہے امر و تیرا جو شاہ و گدا ہے طلبگار تیرا نور و جان ہے نہیں گنہ گار تیرا</p>
---	---

غزل

<p>آتی ہے یاد مجھ کو رفاقت میاں تیری جز آپ کے نہیں حال دل اپنا کسے کہوں حاضر ہوں تیری دُور پہنیں دیدار کے لہو</p>	<p>افسوس تو نہیں وہ عنایت میاں تیری فریاد تم سے میری عدالت میاں تیری یہ سب گدائے میری سخاوت میاں تیری</p>
---	---

کیوں اپنے ہے مجھ کو فراموش کر دیا ہم نے تمہارے پیچھے فدا جان و دل کیا آتی ہے دلیں آ کر قدم چوم لوں تیرے حاضر ہوں لاکھ بار تیری در پہ میلاں شاہ	آیا کبھی نہ خط نہ کتابت میاں تیری لیکن غنا پہ رہتی ہے حالت میاں تیری ہو جائے ایک دم جو اجازت میاں تیری بجبار بھی اگر ہو بشارت میاں تیری
---	--

غزل

مرو ہے رند گانی کا اگر ہو پاس دلبر کے نہیں ہے عشق باز و نکو قیوس کوئی مطلب صنم کی بے نیازی سے ہیں تو عالم فاضل نہ ہوئیں تو کی بوجہ گز تو ایسا صفا ہو دل سے یہ دل سے نہ ہیبتِ ت کا جبکہ چہود و عطا وہ دلبر دور سمجھا ہے تیری خاص غفلت ہے اٹھائے میرا نشانہ دل سے تقاضا دہم تیری کا	نکل کر وہیم ہستی سے گزر ہو پاس دلبر کے رخِ جاناں پہ تو کر کے نظر ہو پاس دلبر کے خودی کو دودھ کر بھر بے خطر ہو پاس دلبر کے تو اپنے آپ سے بس خبر ہو پاس دلبر کے جو ہو کافر و یا مومن مگر ہو پاس دلبر کے اگر ہے سخنِ اقرب کا اثر ہو پاس دلبر کے کرمِ الطاف سے گنجِ شکر ہو پاس دلبر کے
---	--

غزل

ناب تک یا ر آنے کے دن آئے عمر گزری تو نہی غفلت میں ساری ولا غافل نہ ہوا اپنے خدا سے ہجر کی آگ سے افسوس اپنا عمر ساری بسر کی لک رکامیں بس اب دل میں عجب کھل بل پڑی ہے بھروسا ہے رسول اللہ کے در پر بس اب ہے خواجگاہ کے ماتھ بازی	میاں صد و اوٹھانے کے دن آئے بس اب غم دل میں کھانے کے دن آئے خطائیں بخشوانے کے دن آئے بس اب تن من جلائے کے دن آئے شرم سے سر تھک جانے کے دن آئے کیونکہ غم سنانے کے دن آئے حضور میں بولانے کے دن آئے مجھے دامن لگانے کے دن آئے
--	--

بلی دنیا نہ دیں سے دل لگایا	ہیں اب روتے رولائے کر دس آئے
کہاں کا ناز اب کیسا گماں ہے	ہیں اب قبروں میں جانے کر دن آئے
فنا ہو مایاں شاہ ذات بقائیں	میاں اب چھپ چھپانے کر دس آئے

غزل

کبھی پوچھا نہ اے ساجن جو کیا تجھ پر گزرتی ہے	تیری فرقت کا ایسا رونا جیتی ہے نہ مرنی ہے
نہ شب کو نیند آتی ہے نہ دن کو چین ہے مجھ کو	جو مقرر ہے محبت کی میسر سے دل کو کترتی ہے
جلانا خاک کر دینا تیری یہ دنیا زری ہے	میاں جانو نہ جانو تم مگر یہ ناز کرتی ہے
صنم تیرے لئے بیٹے ہزاروں ٹھوکریں کھائیں	نہیں تجھ پر کہیں اپنی طبع عاجز ٹھہرتی ہے
رولانا مسکرانا دل جلانا مونہ چھپا لینا	بڑی قسمت میری پیارے بھلا کیونکر سنوتی ہے
حسینوں کا کہیں جھگڑتے ہو میری بلا جانتے	نہیں تجھ پر بن پری رو پر نظر میری ٹھہرتی ہے
ہیں پردہ مایاں شاہ مجھ کو دوزخ و جنت کی	لیکن بے نیازی سے طبیعت میری ڈرتی ہے

غزل

جمالِ بتاں کی سرائی کہاں	اگر ہو سکے پھر خبہ انی کہاں
جو ہم کو چہ یار ہیں و م نہ دیں	تو شیدا کی اور بستہ انی کہاں
جو معشوق و عاشق و فانی کرے	تو ناز و اداسے و فانی کہاں
کرے اپنی سہمی پہ عاشق نظر	محبت کہاں آشنا کی کہاں
کیا جس نے تحقیق فاعل حقیقی	بھلائی کہاں اور بُرائی کہاں
جو محروم مولا کے درست رہا	تو پھر اس کی عقدہ کشائی کہاں
نہ لیتا قدم مایاں شاہ پیر کے	تو ہوتی بھلا را بہنائی کہاں

غزل

چلو سکھی اب کلیر نگری جہاں مورا صابر پیار ہے
--

سندرشانی پھیل چھبیلادو ڈو جگت ادھیارا ہے
 واں کی درس پن کل نہ پڑت ہے رین ونامورا جیا ترست ہے
 تین تلو کو نام جیت ہے ایہو راج وولارا ہے
 صابر کی توستے ایسی لگن ہے تن من موری لاگی اگن ہے
 وہ تو سکھی کو ڈبات نہ پوچھیں واں کا موسے سہارا ہے
 کہوری سکھی کو ڈو صابر پی کو تڑپت ہوں توستے ویکھن کو
 نام فرید کر درس ویکھیا ڈو تھہ پن جگ اندھیارا ہے
 دہرت اکاس پہ دھوم پڑی ہے صابر پیر کی وصل علی
 سب ولیوں اور غوث قلوب سوں واں کا رُپ نیا ہے
 ہرے چیا سوں آوت ہے اب چھو ڈو وطن جوگن بھی بنوں
 کلیہ نگری جلتے بسوں جہاں صابر بالم پیارا ہے
 یا محمد ام علاؤ الدین کا ہے کو انچرا کہہ پر لینا
 متیراں شاہ توراداس کینا تھہ ڈر کا متوار ہے

غزل

<p>اپنے دیدار سے دیوانہ بنادے صابر ہے میرے دل میں تیرا عشق بھادے صابر اپنے میخانہ سے اک جام پلا دے صابر میرے مولانا کہیں مج کو بھلا دے صابر شہ جیلاں کے بگردل کی دوا دے صابر میری سستی کو میرے دل سے مٹا دے صابر مج کو شیریں سخن اپنی سنا دے صابر</p>	<p>جانب حسن خدا مج کو دکھائے صابر آپ کے شوق سوا فیر کی الفت نہ رہے محو رہتے ہو سدا ذات ضامیں ہوا آرزو گنج شکستے ہے میری شام و سحر راحت جان نبی نور و چشمانِ مسلی ادا کیا جلوہ نما قرب فرائض ہی تیرا بیتراشہ پاک ہوں نہ ہیشکو تیرا دل سبیاں</p>
---	--

غزل

<p>حاضر ہوئی ہیں ہم بھی دربار تیرے صابر دربار آپ کا ہے جلوہ نمائے احمد نظرِ کرم سے صابر دامن مجھے لگاؤ ہر مرض کی دوا ہے صابر جمال تیرا کلیر میں کیا دکھائے تاثیر اسمِ عظم فیضانِ خواجگانی تقسیم ہو رہا ہے میدانِ شاہِ کر سکوں میں تحریر کیا قلم سے</p>	<p>ایمان و جانِ دل سے بلہا تیرے صابر شاہِ دگدگہ اسبھی ہیں ایثار تیرے صابر میں ترسلوں کے سارے آثار تیرے صابر اب آپ سے ہیں درپر ہمایا تیرے صابر فی النار و التقریب غدار تیرے صابر مقصودِ دل میں پاتے زوار تیرے صابر اسرار حق عیاں ہیں اسرار تیرے صابر</p>
--	---

غزل

<p>تیرا مشتاق یا رہوں رخ سے پر وہ اٹھا تو دے کیوں بھلا تجھ سے ہوں جدا لے جسے لے سیجا دم عشق نے دل ستا دیا میرے محمد دم لے خبر چل ویر چشتِ قلیاں شاہ</p>	<p>جانِ و دل سے نثار ہوں چشمِ غمِ دل فگار ہوں تو تو گل ہے میں خار ہوں تیرا بیمار یا رہوں لے صنم بے قرار ہوں تیرا ادنیٰ زوار ہوں میں سدا خاکسار ہوں</p>
---	--

غزل

<p>لے گیا دل چھین کر دلدار اپنے ہاتھ سے میں تو سویا تھا پڑا خوابِ عدم میں خن سے فرقتِ ہم میں جینے کا بھروسہ کچھ نہیں لگ گئی عشقِ بتاں کی آگ جسکو لے میاں</p>	<p>مجھ کو گھائل کر گیا وہ یار اپنے ہاتھ سے خود بخود مجھ کو کیا بیدار اپنے ہاتھ سے ہاتھ زخمی کر گیا خونخوار اپنے ہاتھ سے پھونک ڈالا اس نے سب گھر بار اپنے ہاتھ سے</p>
---	---

<p>پھیرے حلقوم پر تلوار اپنے ہاتھ سے دفن کر دیں گے اسے سو بار اپنے ہاتھ سے دے کے دل اس کو لیا آذر اپنے ہاتھ سے اپنے بندے کو کروتم پار اپنے ہاتھ سے دیں گے تجھ کو حیدر کرار اپنے ہاتھ سے</p>	<p>گر نہیں منظور تجھ کو وصل ات قاتل میرے لاش میری دیکھ کر کہنے لگا وہ ترش رو بنفص میری دیکھ کر لولا طیب راز داں یا معین الدین چشتی بحر غم میں ہوں پڑا صیراں شاہ روز مشر کو جام کوثر کامیاں</p>
---	--

غزل

<p>ہر گل سے صدا آتی ہے یا احمد مختار پیدا ہوا لولاک کا جب مالک و مختار پیدا ہوا اللہ کی مخلوق کا سردار پیدا ہوا امت کا دمی حامی و مخوار بر روئے زمین خاص محمد ہے نمودار فرزند بھی فرزند جو اللہ کا اسرار حضرت کے سوا کون تھا دلدار و دگار اک پل میں میاں ہو سکودو عالم ہو کیا پار دکھلا دیا اللہ کے محبوب کا دربار</p>	<p>پیشوا ہے عجب حسن نبوت کی جو گلزار اس حسن کی خوشبو سے معطر ہے دو عالم جبریل نے سدرہ پہ کہا سدر کو چھکا کر جنت میں خوشی ہو کے جو حوروں نے چکارا جو عرش پہ اعد تھا وہ احمد ہے سہا حوروں نے کہا آمنت فرزند مبارک صد شکر ہوا بخشش امت کا وسیلہ جو مشہد کامل سے پڑھا کلمہ طیب صیراں شاہ یہ ہے حضرت صابر کی عنایت</p>
--	---

غزل نعتیہ

<p>تفہیم امت عاصی حبیب اللہ مینے میں میں دیکھوں سکے بل جا کر وہ نور اللہ مینے میں میں دیکھوں جا کر شان کلام اللہ مینے میں وہی ہے محی القیوم بقا باللہ مینے میں میں دیکھوں حسن بکثا ہے احد اللہ مینے میں</p>	<p>میں دیکھوں جا کر روضہ رسول اللہ مینے میں کہ جسکی شان میں لولاک حق کو کیا نازل وہی ہیں دین اور ایمان ہی میں حضرت انساں وہی ہستی وہی مدنی وہی عجبی وہی سرابی وہی ہیں وہی ہیں وہی ہیں وہی ہیں وہی ہیں وہی ہیں</p>
---	---

<p>ملاکت اوب کہتے ہیں صل اللہ علیہ وسلم میں میں دیکھو قہر شاہ جا کر حراک اللہ مدنی میں</p>	<p>وہ ایسا آستان پاک اظہر ہے محسوس کا وہی ہی گنج عرفانی وہی نظم ہے سبحانی</p>
<p>مناقب</p>	
<p>شان رسول محرم اسرار کون ہے ہم عاصیوں کا مولیٰ و مخوار کون ہے ایسا سوائے حیدر گزار کون ہے ایسا شہید خجستہ رخوار کون ہے ایسا بتاؤ بھائی وفا دار کون ہے جنگ احد میں قاتل کفار کون ہے ایسا بتاؤ صاحب تلوار کون ہے بعد از نبی مدینہ کا سردار کون ہے ایسا عزیز احمد مختار کون ہے تسلیم اور رضا میں بہ پوشیا کون ہے ایسا غلام بوگونہ گار کون ہے افضل خدا کو ایسا بھلا یا کون ہے ہم عاجزوں کا ایسا طرفدار کون ہے</p>	<p>جز مر نضی علی کے مدوگار کون سے مشکلات القیاس الم تشرح وہ جہاں خیر کے در کو توڑ کر کی فتح کفر پر راہ خدا میں دید یا سب گھر حسین نے عباس نے حسین پر سر کو فدا کیا شاہ نجف امیر عرب فخر اولیا جبریل نے جو عرش سے دی لکھے ذوق انوار سولہ علی کی شان میں نازل ہے نادر علی اسرار معشت کی ولایت علی کو دی اکمیل روزہ سجدہ کو نہ ہوئے شہید تھا ابن بلجم آپ کا خد متکذرا ایک قرآن میں حل آتی ہے جو مولای شان بیا میلواں شاہ کرد عاتق علی کی جناب میں</p>
<p>نعت</p>	
<p>ای فاضل محمد ب خدا کشف الدجی بجاہ بروم و نظایف ہی میرا صلوا علیہ والہ تو جان پرودہ جہان ہی صلوا علیہ والہ لے شمع ریزہ جزا صلوا علیہ والہ</p>	<p>ای پاک ذات مصطفیٰ عالم علی بجاہ کر تو ہیں بر صفت و ثنا حسنت جمیع بجاہ وہ کون تیری شان پر تو شان خود جہان ہے مشتاق تیرے خدا تو آپ خود ہے حق بنا</p>

<p>اے غمگسٹ مفلساں غمخوار عاجز بیکیاں قرآن تیری شان ہے قرآن کی توجہاں ہے اے مالک دنیا و دین کی صاحبِ عرش پر اے مظہر نور خدا سے اویسے شاء و گدا اب یا محمد لو خوب بھر وقت جائیگا گذر اے حضرت خیر البشر تم نے کیا شوقِ لقمہ اے مخزنِ نور خدا کے معدنِ لطف و عطا اے سرورِ پیغمبراں حبیبِ رکاوں ہویاں ہے اول و آخر توئی ہے باطن و ظاہر توئی اے افتخارِ بہر نبی اے فیض بخشِ ہر ولی معراج کی کیا رات تھی وہ نہ کیا اکیات تھی اے مالکِ ملکِ عربِ جن و ملائک و کوسب کیا در تیرے کی شان ہے غیر و نہ کیا امکان ہے عاجز گوشت ترسائے لطف و کرم فرمائیے ہے تھیراں شاہ و رکا گدا برحق ہو تم کا نینھا</p>	<p>اے پیشوائے رسلاں صلوا علیہ و آلہ تو عالمِ عرفان ہے صلوا علیہ و آلہ اے رحمتہ العالمین صلوا علیہ و آلہ اے حاشے روزِ جزا صلوا علیہ و آلہ پڑھتا ہوں تیں شام و سحر صلوا علیہ و آلہ ہے قلبِ نساں تیرا گھر صلوا علیہ و آلہ اے گوہرِ بحرِ سخا صلوا علیہ و آلہ اے دمِ زباں سی ہو رواں صلوا علیہ و آلہ ہے حاضر و ناظر توئی صلوا علیہ و آلہ اے جان و دل مولائی صلوا علیہ و آلہ احمد اصد اک ذات تھی صلوا علیہ و آلہ پڑھتے ہیں ہو کر با ادب صلوا علیہ و آلہ جبریل خود و بان ہے صلوا علیہ و آلہ دیدار اب و کھلائیے صلوا علیہ و آلہ مشی شوق کی کیجئے عطا صلوا علیہ و آلہ</p>
--	--

دیگر

<p>محمد ہی اول محمد ہی آخر وہی جانتا ہے جو ہر اہل عرفاں کہاں ہو سکے ہے ثنائے محمد نہیں فرق احمد احد میں ذرہ بھی یہ مسئلہ کسی اہل عرفاں سے پوچھو</p>	<p>محمد ہی باطن محمد ہی ظاہر جو احمد احد کے ہونکتے سے باہر بشر کی زباں اس بیان سے بے قاصر نہیں جانتے بہت محقق سے باہر محمد ہی حاضر محمد ہی ناظر</p>
---	---

محمد کا چودہ طبق ہیں ہے جلوہ
محمد کی صورت میں مولا محمد پیچا
محمد سے جو شخص منکر ہوا ہے
ہیں کر کے توحید ذاتی عنایت
محمد کا سینہ ہے گنجینہ حق
وہ طاقت عطا کر مجھے یا محمد
محمد کے شش جہت میں جو پر تو
محمد سے متیرا شاہ ہود نہ غافل

جو تقدیر پر بھی محمد ہی قادر
یہ پردہ کی خاطر ہیں رول عنام
وہ بیشک جہنم کے لایق ہے کافر
کیا ساری مخلوق پر ہکو فافر
بھی مدح خواں ہیں محمد کے شاعر
نیں ہوں سر کے بل بٹنیہ میں ضر
وہی عین جلوت ہو ذرہ میں ظاہر
کوئی دم کے ہم ہیں جہاں میں مسافر

غزل

جمال خدا کی ہیں آرزو ہے
کیا تو را پے سے نور محمد
تمہیں زاہد و حمد و غلمان مبارک
تجسس میں ہیں خضر و الیاس جس کی
عیاں جس کا جلوہ ہوا رض و سما میں
ہیں بعد از نبی سب کے مختار مالک
ہیاں جس نے خیر کے ذکر کو اکھاٹا
چسے سیف تراں ضلئے عطا کی
کیا جس نے سجدہ میں سر زنداں
نہ ہے شان محبوب حق غوث اعظم
وہ گنج شکر قطب حق فرد عالم
جو مخدوم صابر ہیں کلیہ کے باشی

وہ ذات بقا کی ہیں آرزو ہے
سد اصفیٰ کی ہیں آرزو ہے
جو خیر الوری کی ہیں آرزو ہے
اوسی رہنما کی ہیں آرزو ہے
اوسی نہ لقا کی ہیں آرزو ہے
تو مشکاک کی ہیں آرزو ہے
علیٰ رضی کی ہیں آرزو ہے
شبہ لافتا کی ہیں آرزو ہے
شبہ کر بلا کی ہیں آرزو ہے
اوسی اولیاء کی ہیں آرزو ہے
اوسی چشتیا کی ہیں آرزو ہے
اوسی دلکش کی ہیں آرزو ہے

اوسے پیشوا کی ہمیں آرزو ہے

میں ہوں میراں شاہ چیرشتی کو قرباں

غزل

مالک ملک عرب بادشاہ ہر دوسرا
کیا بھلا ہو بنی آدم سے تیری صفیت و ثناء
لئے محبوب خدا صل علی حسن علی
احد احد میں نہ واللہ رفا فرق ذرا
اے شاہ فخر و عالم ہمہ دم ہے یہ دعا
اس حمایت کے عین قرباں تیری حرکت خدا
مجھ گنہ گار کو دکھلاؤ بنی اپنا لقا
جبکہ ہو زلزلہ ہاشتمیاں روز جزا
ہو تیرا ذوق تیرا شوق تیرا عشق سدا

یا رسول عربی ختم رسل و انبیاء
ہے تیری شان میں ہولاک لاحق لئے کہا
شب معراج ملا ملک کی صدا تھی پیہم
ہوا تجھ سے نہ کوئی اور نہ ہو گا ایسا
خاک اردوں کو بولا لو کہیں شرب ثمری
کون ہے آپ سوا اُمت عاصی کا شفع
اس تیرے حسن پہن سفا کنگاں شیدا
صدقہ حسین کار کہہ لیجو میری لاج و شرم
میراں شاہ کی ہے ہی دل میں تمنا ہر دم

غزل

پیشوائے عارفان محمد دم صابر کلیری
چشتیوں کے مہرباں محمد دم صابر کلیری
فیض بخش شوقیاں محمد دم صابر کلیری
لے نشان بے نشان محمد دم صابر کلیری
کیا زباں ہو بیاں محمد دم صابر کلیری
رونق کون و مکان محمد دم صابر کلیری

خضر راہ گمراہاں محمد دم صابر کلیری
غمگسار عاجزاں لے دستگیر بکیاں
معدن جود و سخا لے منبع لطف و عطا
ساکنان لامکاں لے واقف ستر نہاں
صبر ہے حق نے کیا مقبول اپنی ذات میں
شمع بزم احمدی لے راحت جاں حیدری

میراں شاہ پر کیجئے نظر عطا صابر پیا

از طفیل خواجگان محمد دم صابر کلیری

سب کے سب بلکہ چلو میراں کلیر چشتیو

عز صابر پیر کا سہج حج اکبر چشتیو

کیا کہوں صلّ علی کیا ہر دو عالم شوہر شکل بمثل نبی ہیں سیرت حضرت حسن دیکھ لو چکر میاں وہ گل ہر باغ غوث پاک عرش سوا علی شرف ہے سرزمین کلیری ہیں معین الہیں کے پیارے قطب عالم کے جگر نیں ہوں دربارِ معالی کے گداؤں کا گدا	نام صابر ہے عیاں اللہ اکبر چشتیو خاندانِ رقتی ہیں ہیں دلاور چشتیو اسکی خوشبو سے تولا کھوں ہیں معطر چشتیو محبوب گاہ عاشقاں مخدوم صابر چشتیو روح بابا گنج شکر اولادِ وحید چشتیو میتراں شاہ کو جانتے ہو تم بھی اکبر چشتیو
---	---

غزل

صد شکر ہے کہ درپہر برسے آئے ہم بھی پہر چہرہ صابر دل کو قہقہہ جاری دیکھا جو آستان میں نور و ظہور صابر نظرِ کرم سے دیکھو صابر اوھر ذرا سا آنکھوں میں دل میں تیرا جلوہ سمارا ہے کس سے کہیں جو دل کو راحت ہوئی ہو حال میتراں شاہ مثل صابر کامل کہیں نہ پایا	باذوق شوق دل سے سر کو تھکا کر ہم بھی زقتِ محم الم جو دل سے اٹھا کر ہم بھی بیٹھے ہیں چشتیوں میں بستر لگا کر ہم بھی حاضر ہیں تیری درپردہ صوفی رائے ہم بھی صد شکر حق نے تیرے دہن لگا کر ہم بھی چھوٹے نہیں سماتے دل میں سوائے ہم بھی پھر پھر کے دو جہاں میں دیکھے دکھائے ہم بھی
---	---

مناقب

کچھ بھی کہوں زباں سے تو فقیر ہوں تو خود علیسم اور کریم و رحیم ہے بازی گناہ گار کی سب تیرے ماتھے ہے تجھ سے کہوں نہ دل کی گلی تو گسے کہوں تو خود سمیع البصیر تیری ذات ہے قدیر ہر دم ہے یہ خیال کہ الطاف ہو تیرا	لیکن میں تیرے فضل کا امتیاز ہوں پریشان تو بیخبر ہوں دل مقبّر ہوں پر آپ کے جلال سے میں نالہ زار ہوں تیرے ہی نام پاک پہ دل سے نثار ہوں ہر آن تیرے فضل پہ رکھتا سار ہوں سیکین ہوں غریب ہوں اور قرضدار ہوں
--	---

تو خود شمار نابے میں پروردگار ہوں
 بندہ ہوں پر خطا ہوں تیرا شرمسار ہوں
 اُس شافعِ حشر پہ میں دل سے شمار ہوں
 ادنیٰ غلام نہیں تو شبہ و انفقار ہوں
 ادا دیا آہی بہت غمگسار ہوں
 قربان میں تو دل سے شبہ نامدار ہوں
 دل سے اسیر غم کا میں خدمتگذار ہوں
 کر رحم آنکے واسطے میں دل نگار ہوں
 عرفان کر عطا تیرے بلہا ریا ہوں
 اُس با صفا کے دیکھ تو میں خاکسار ہوں
 بحرِ غم و الم سے مدد ہو تو پار ہوں
 اب لے خبر میں دیر سے کرتا پکار ہوں
 لیتا ہوں نام تیرا میں لیل و نہار ہوں
 تیرا کرم ہو مجھ پہ تو میں ہوشیار ہوں
 دیدار تیرا طالبِ حسن و نگار ہوں
 علم و ہنر کے پھتہ چلانا سزا ہوں
 برکت انہیں کے دم کی ہو میں کس شمار ہوں

محتاج تیرے دیکھ میں شاہ و گداس بھی
 ناز و نامل نہ ریاضت ہوں کر سکا
 کر مجھ پہ تو کرم طغیسل رسول پاک
 کر رحم مجھ پہ حشر کر ار کے لئے
 کر جبر کی نظر تو برائے حسنِ امام
 تیرا ح ہوں جنابِ حسین شہید کا
 زین العبا کے واسطے کر رحم لے حسین
 حضرت امام باقر و عالی جناب کے
 حضرت امام جعفر و صادق کے صدق و
 کر رحم میرے حال پہ پھر تقی امام
 صدقہ لقی امام کا اسے ذاتِ ذوالجلال
 حضرت امام موسیٰ کاظم کے واسطے
 پھر امام موسیٰ رضا کے تو کر کرم
 پھر امام عسکری ماویہ کے راہ دیں
 حضرت امام مہدیؑ سے آخرِ زمان کا ہو
 تجز تیرے ور کے میری رہائی کہیں نہیں
 مایاں شاہ چیر چیتی نے مشہور کر دیا

بشن پتہ سے

سگل اندھیرا شگیا سا بدشن ہراری آئوری
 دیا کرت جیٹ کا پیالہ موہ کو آن پلائیوری
 سکھ من سات اتندیو جیٹ سے آپ پلائیوری

پریم نگر یا وہوم پری نہوسن روت پکھائیوری
 نکم چندن پکٹ بر جو بگمگت تہی تروکی
 توری دیا پرتن میں دمل دستگور زرداری

وہم دونی کا رنگیوں سے ایک انکار کے سہج	جب جاپ گئی مٹاؤں جیہ گیان بتاوری
یہ انشاہ تب چین پڑی جیہ مٹ گائیں مٹا	سو جاکت ایک جٹ اجن سوں ایک ساوری

مورا جیانہ لاگے تو سے پتاں کرو و شادان ورسن کاوان
 اے علی احمد گنج شکریا + آن پڑی محبہ عمار نوریا + پار کرد تم ہیربان
 پریم الگ مورا جیا جلاوی + بن کر پاموسے کچھو نہ بھاگے + علی ونبی کے تم ہوشان
 پتہاں شاہ نبت داسی توری + دو جگت پت رکھو موری + تم ہو پسرانغ خواجگان

دیگر

چند سی سکھی لکیر دوائے صابر پیر کا دشمن پاؤں او علی احمد صابر پیاری آن پڑی در عمار سے صابر ہی نظامی سائے تجھ کدسن کہیں متواری عین ہی ہو موری گوڑیا دہوڑی او مخدوم سنوڑیا پتہ انشاہ مسکین کینا در تو ایک کلب دینا	گنج شکر کارج دولا راپتیاں ٹپت کر بین پاؤں اس گور مہاراج ہلکے توبہ در عمار کھاں اچھا تم ہو جگت کمارن ہی بیگ سرمن کی آسا پاؤں آن پڑی نینقی سی گریارین ناں نئے گن گاؤں مٹو دتہ خیر دی سینہ صابر ہی ست الکت کھاؤں
--	---

زمانہ حال

جیا زمانہ ویسا حال دین اور اسلام کا اہتومیاں اک نام ہی غریب دیکھو تو کیسی چل رہی ہے اب ہوا اٹھ گئی شرم و دنیا غیرت بھی غارت ہو گئی مذہب ملت کا اہتو کچھ پتہ لگتا نہیں مولوی گھر گھر ہوئی اور ہندوں میں آہ نیک عمل تو کچھ نہیں حرص طمع کا دور ہے کیا تباہی آگئی ہر دل سیاہ سب کے ہوئی	یا الہی تیری امان خود پسندی اور خود میستی کی دھوا دھام ہی بے مروت بڑا ادب غرور خلعت عام ہی اہتو جھوٹا سچ یہ غالب راست گریہ نام ہی ہستہ انگیزی کا اہتو شور و غوغا عام ہی غفلت کیا تل سے ہیں اہتو وقت شام ہی چور و چپکا چوبہ رہی گندی کا بیوی نام ہی مائدہ لے کچھ غرض ہی نا طلب اسلام ہی
---	---

ناکوئی سید کو جلنے یا فقیروں کا ادب
 اب بہتر فرقوں سے فرق ہوئی جا رہی ہے
 علم اردو کے سبب صد ہونے میں مولوی
 نا خدا کا خوف ہو مطلق نہ حجب الہیت
 جس طرح کہتی ہیں طاق سب کو منظور ہے
 پڑھتی ہیں قرآن غلط اور مسجدوں کو ذلیلدار
 اب تو سودا بک گیا دوکان خالی رہ گئی
 دولت و زر کا قد ہے ذات اور بدعات کیا
 عورتوں میں روئی پوشش کا مجانبہ صنگ
 جسکو دیکھو ترش رو تر بھی نگاہ دلیں حسد
 ناک سیمو عشق ہے اور نامحبت و رد ہے
 نالو کچھ تینیں ہے اور ناکوئی تعلیم ہے
 پیر کامل کیا کرے جب ہو مرید بی نصیب
 مکرو ذریعہ کا چلن ہے بستی میں سب نعمتیں
 نذر و نیاز مل سی پھر ولیوں کو منکر ہو گئے
 ناکوئی مونس نہ ہم نہ کوئی ہے آشنا
 کہتے ہیں جیسا محمد تھا تو ویسی ہم بھی ہیں
 جھوٹے جوا اور بیازاد کو سب ٹھیکہ ہے
 ناکوئی مجذوب سالک ناہیں آنکھیں میں

خارجی فرقہ ہوا لاکھوں و نابی عام ہے
 کسکو پچھیں کس کو تھوڑیں میں کیا الزام ہے
 عقل ہے نہ تیز ہے کیا خاص ہے کیا عام ہے
 کچھ نہیں کامو سے واقف کلمہ کس کا نام ہے
 جو کہے سید فقیر اونکے لئے سب خام ہے
 جیسے چھوٹی مقتدی میں دیا آگے امام ہے
 کیا کہیں کسکی نہیں عقل و فکر سب خام ہے
 جیسا آفتاب ہے مرتع و یاس سفید غلام ہے
 کیا اکڑ کر چلتے ہیں آزادگی کا مقام ہے
 کچھ خبر اونکو نہیں ہم کون ہیں کیا نام ہے
 دل کی مرضی کر رہے ہیں ناکوئی حکام ہے
 کچھ نہیں معلوم دلبر کا کہاں وہ گام ہے
 راہ حق مسدود ہے شیطان کا فیض عام ہے
 رستگو کو آؤ بھی کہنا زباں سے حرام ہے
 کہتی ہیں قبروں پہ جانا منع بلکہ حرام ہے
 اب قیامت آگئی ہے ناکہیں آرام ہے
 کافر و مرتد ہوئے وہ دمنخ انکا مقام ہے
 کھلنے پینے کو تو حاضر ختم پڑھنا حرام ہے
 ناکوئی ساقی رہا اور نا صراحی جام ہے

اب تو نیکی کے عوض ملتی ہے بدنامی میاں
 قیام شاہ خاموش ہو کہنہ سے کیا انعام ہے

غزل

دنیا کے رنگ ہنگ عجیب میں جہان میں جو آئے کوئی دن کو چلی جائیں گے میاں کوئی دن کے اولیا میں کوئی دن کو پار ہم بھی تو کوئی دن کے مسافر میں دوستو موسم گئے جوالی کے پیری بھی آگنی میراں شاہ خاکساری میں لذت کمال ہو	سب زندگی کے عیش و طرب میں جہان میں قدرت خدا کے سارے سبب میں جہان میں بس کوئی دن کے سارے نقب میں جہان میں صدما جو آشنا تھے وہ کب میں جہان میں گھر تیر میں بنانے کے اب میں جہان میں جب ہم نہ ہونگے اور تو سب میں جہان میں
---	--

غزل

تائیں کافر نامہ مسلمانوں میں ہوں کرہ یا آزادو ایسا عشق سے عین مطلق ہے وجود ذات حق جام منہ ساقی سے ایسا مست ہوں نیں نہ زندہ ہوں نہ مرفہ ہوں میاں تائیں قاضی ہوں نہ ملاں سید ہوں لامکاں سے نہ مکاں سو کچھ غرض دہم ہستی اور خودی نابے خودی میراں شاہ کچھ بھی کہوں تو کچھ نہیں	سجدوں میں ہوں نہ بتخانوں میں ہوں شہر میں ہوں نابیا بانوں میں ہوں تائیں حیواں ہوں نہ انسانوں میں ہوں زاہدوں میں ہوں نہ برہانوں میں ہوں دم کا دم اک دم کے مہمانوں میں ہوں سالکوں میں ہوں نہ مستانوں میں ہوں بلغ میں ہوں اور نہ دیرانوں میں ہوں ناگیاں میں ہوں نہ بیگانوں میں ہوں پسیر ہستی کے نین دربانوں میں ہوں
--	---

غزل

اے میرے صابر مجھے اپنا بنائی کیوں نہیں اچکی فرقت سے ہم توجان کی جہاں ہوئی دہم ہستی اور خودی سے کچھ بیخود ہیں	ہم غریبوں کو میاں دہن لگاتے کیوں نہیں اے سبھا اپنے مرنے کو چالتے کیوں نہیں اپنے میخانے سے مٹی مجھ کو پلاتے کیوں نہیں
--	--

دل میں ہی دیکھوں جدال اور جہاں صابری	آستانِ پاک میں مجھ کو بلاتے کیوں نہیں
ہم بُری ہیں یا بھلے ہیں آپ کے کہلاتے ہیں	لے چراغِ خواجگان کھڑا دکھاتے کیوں نہیں
حضرت گنج شکر سے صابری منصب ملا	فیضِ آن صبر و رضا مجھ کو دلاتے کیوں نہیں
مباراں شاہ مسکین عاجز ہے تیرے دروازے کا	خوابِ غفلت سے میاں آکر جگاؤ کیوں نہیں

غزلِ نعتیہ

مدینہ بھی عجیب دلکش پرستی بالکالوں کی	جہاں پر آمد آمد رہتی ہے اللہ والوں کی
محبتِ دل میں جو ہر دم علی کے تونہالوں کی	زیارت ہو الہی مجھ کو ان گیسوؤں والوں کی
تڑپتا ہوں ترستا ہوں یارت ہو مدینہ کی	میں ہوں داخل صدفِ شقائق احمد بنیر والوں کی
ہجومِ دردِ غم نے کرو یا بیستاب مولا	سناؤں کہیں طرح میں داتا ان پڑھ والوں کی
الہی کب گزر ہو گا میرا شربِ نگر یا میں	سنے آوازِ محبوب خدا اس آواز والوں کی
تمنا ہے میرے دل میں جو دیکھوں حسن احمد کو	قدمِ بوسی اسی باعث ہو میرا بالکالوں کی
مرض عشق ہوں کس کو سناؤں اپنی حالت کو	کریں ہر ہم محسنِ مصطفیٰ اس دل کو چھالوں کی
مفتِ واہ واہ کی ہر زبان سے میرا شاہ	لے گی دادِ حضرت سے مجھے ناز کنیا والوں کی

آخر کتاب

تراغِ خواجگان ہوں شاعر نہیں ہوں نہیں	بے جوشِ عشقِ علم سے ماہر نہیں ہوں نہیں
خدا کو کہیں صبح تو پلکے گا	کہ جیتک ماؤ تو تجھ میں پڑی ہو
جینے کے لئے لاکھوں دواؤں جو کرے گا	آخر تجھے اک روز تو مرنا ہی پڑے گا

نہرو

نہیں قرب و کمالیت کو پاتی | یونہی جا کر میں میلادیکھ آتی

نہرو

عجب یہ باغ و گل اور باغیاں ہے | ولیکن سب کوئی دم کو خزاں ہے

غزل

میں نہیں کچھ بھی ہوں یاد وہی ہر شان میں | تن میں اور من میں ہی بس ہے وہ جانا جان میں
 آنکھ میں اس کے سوا کچھ بھی نظر آتا نہیں | باغ میں ہر گل میں وہ ہر برگ میں تبتان میں
 طالب و مطلوب ہے وہ غالب و مغلوب ہے | عابد و معبود ہے وہ اور وہی ہر آن میں
 واجب و ممکن وہی اور کثرت و وحدہ وہی | مذہب ملت ہی مطلق ہے کفرستان میں
 بحر میں اور موج میں واحد ہے فرد و زوج میں | شمس پر ہے وہ جس پر آباد اور دیران میں
 ہے وہی ہر طرح سے غیر میں کس کو کہوں | آپ کو بچہ بھی کہوں تو غیر ہے عرفان میں
 بر حیرت ہوں میں سنتا وہی ہے دیکھتا | تو میں تپن و طمانک صورت انسان میں
 غور سے دیکھو یہ مظہر وہی مطلق وجود | جو کہ مجھے غیر اس کا فرق ہے ایمان میں

قدیراں شاہ دیکھا جد ہر اس بد نشان کا ہر نشان

کہنے میں اور دیر میں اجیر میں جیلان میں

وہ دلبر کیوں خفا ہے کیا سبب ہے | وہ کیا یہ ہی غطا ہے کیا سبب ہے
 وہی فاعل وہی مفعول ہے وہ | یہ عاجز کیا بلا ہے کیا سبب ہے
 وہی تھا اور وہی ہو گا وہی ہے | عجب ناز و ادا ہے کیا سبب ہے
 وہی فی لادفن میں اور والتما میں | وہی عرش علی ہے کیا سبب ہے
 وہی میرا طبیب رات و دل ہے | وہی میری دعا ہے کیا سبب ہے
 وہ ایسا ہم سے کیوں بگڑا ہے یارو | نہ کچھ ہر دو وفا ہے کیا سبب ہے

تصدق کرو یا نیت جان و دل کو مُجد ہے وہ نہ اوس سے نیت مُجد اہوں کوئی اُس کے ہوا ہو تو کہے وہ	وہ کیوں مجھ سے چھپا ہے کیا سبب ہے یہ کیوں جو رجفا ہے کیا سبب ہے یہ کیا جھگڑا پڑا ہے کیا سبب ہے
سدا ہے قیام شاہ شتاق و شیدا مگر وہ بے ریا ہے کیا سبب ہے	
غزل	
عشق میں عقل و گماں کیا ہونہ ہو جب گلے پر خیر تسلیم ہو وے چکے اُس شوخ کو جب اپنا دل جیسکہ ہو خون جگر سے با وضو عشق میں ذیر و حرم جب ایک ہو صورت محبوب میں جب ہو فنا جب خبر اپنے نہ عالم کی رہے جب ہوا گھائل نگاہ یار سے جیسکہ ہو مدہوش مجھ ذات حق عشق کے راہ میں اگر سر دیدیا جو کہ عاشق ہو جمال ذات حق میسرہ کے رتبہ سے محرم راز ہو جس نے ثابت کر لیا اللہ کو	جاہ و شمت عز و شاں کیا ہونہ ہو پھر حفاظت جسم جاں کیا ہونہ ہو بت پرستی کا گماں کیا ہونہ ہو پھر اوسے آپ رواں کیا ہونہ ہو منظر بہر ازاں کیا ہونہ ہو پھر اوسے در و ذباں کیا ہونہ ہو پھر تعلق دو جہاں کیا ہونہ ہو پھر اوسے تیغ و سناں کیا ہونہ ہو پھر اوسے کھور و جہاں کیا ہونہ ہو پھر فلاں ابن فلاں کیا ہونہ ہو ہے وہی شاہ زماں کیا ہونہ ہو پھر اوسے آہ و فغاں کیا ہونہ ہو پھر زباں سے ہو بیاں کیا ہونہ ہو
تمہاراں شاہ جب غیر حق کچھ بھی نہیں پھر اُسے یہ این و آں کیا ہونہ ہو	

آپ کو جب میں گم آیا	یا آ مجھ میں سمایا	مٹ گیا جب ہم بنا	ہر جگہ دلدار پایا
ناز مجھ میں دکھایا	چشم عاشق میں سمایا	غنم اقرب خود بنا کر	آپ کو کیسا چھپایا
جام میو ساقی ڈھکر	لطف سی مجھ کو پلایا	کیا کہوں ایسا پلایا	مست دیوانہ بنایا
ابتدا اور انتہا ہو	صورتِ انساں میں آیا	نکتہ ستر نہانی	آپ ہی مجھ کو چھپایا
دیکھنے کو آپ کے	کیا مجھ کو آئینہ بنایا	ہو کو الٹاں ستری	کیا جمال اپنا دکھایا
دشگیرِ ریشتی	محرم اسرار پایا	میرا شاہ کر شکر نشہ	تھکواں میں لگایا

غزل

کیا کان میں پڑی ہے یہ آواز خوشنما	تو مجھ سے کب ہے غنم تجھ سے نہیں خُدا
کریر اپنی آپ ذرہ چشمِ دل سے دیکھہ	سنتا ہی کون دیکھتا اور تجھ میں بولتا
فانیا تو تو فشا کو دیکھہ تو	ہر سو نظر میں کون ہی نہونکہ کیسا ہے بتا
تو اپنا کچھ گماں نہ کہیں اس میں کج بیو	مطلق ہیں ہوں نہیں ہی کوئی غیر اسوا
جب میں ہوں پھر بتا تو بھلا تیرا شاہ کہاں	یہ راز تب عیاں ہو جو ہو پیر رہنما

دیگر

اے عشق تو مجھ میں چھپا	اب کیا کہوں میں کون ہوں
میں گم ہوا اور تو رہا	اب کیا کہوں میں کون ہوں
نہ دیا تلک جو پڑی نظر	رگ و پے میں تیرا ہے شور و شر
کچھ بھی نہیں ہے تجھ سوا	اب کیا کہوں میں کون ہوں
جب تو تھا کچھ بھی نہ تھا	اب تو ہوا سب کچھ ہوا
ہے قلبِ انساں گھر تیرا	اب کیا کہوں میں کون ہوں
آدم تو ہے حوا تو ہے	موسیٰ تو ہے عیسیٰ تو ہے
ہر شے میں ہے جلدِ تیرا	اب کیا کہوں میں کون ہوں

<p>سبے غوث قطب ولی تو ہی جب تو نہ ہو تو کہاں خدا محبوب محی الدین تو ہی قادر تو ہی ہستی تو ہی جب تیری آگ بھڑک گئی جز ذات غیہر جلادیا کروں کیا بیاں جو تیری ادا یہی قلیراں شاہ نے سنا دیا</p>	<p>حضرت علی دینی تو ہی اب کیا کہوں میں کون ہوں ہستی معین الدین تو ہی اب کیا کہوں میں کون ہوں ارض و سما میں چمک گئی اب کیا کہوں میں کون ہوں جو نہ دیکھا تھا سودکھا دیا اب کیا کہوں میں کون ہوں</p>
--	--

غزل

<p>لے عاشقانِ ہستی گنجِ شکر کے آؤ نورِ خدا کا جلوہ دیکھو چشمِ دل سے فیضانِ گنجِ مخفی تقسیم ہو رہا ہے جیسے ہیں آپ کے ہیں یا پیرِ فرماں ہر شانِ خواجگانی پر آپ ہیں نہانی لے صابری نظا می آؤ کرو نظارہ فیضِ عام فرہ عالمِ میراں شاہِ جلو گرہ</p>	<p>دل سے نیشاں ہو کر دربارِ حرمِ پاک لے مستِ خواب اپنی آنکھیں نہ اٹھاؤ مقصود اپنے دل کا ہستی پیاسی پاؤ پردہ اٹھا کے رخ سے صورت ہمیں دکھاؤ اسرارِ معرفت کی لذت ہمیں چکھاؤ ہستی و دہم باطل دل سے بھی اٹھاؤ سب حال اپنے دل کا آکر سمجھناؤ</p>
---	--

زمانہ حال کی سلام لیک

چلی یہہ دنیا میں کیا ہوا ہے سلامِ لیکم سلامِ لیکم
نہ دل میں افقت نہ کچھہ وفا ہے سلامِ لیکم سلامِ لیکم
نہ دردِ دل میں نہ خوفِ رب ہے کسی کی تعظیمِ نادب ہے
فقط یہہ اتنا ہی مدعا ہے سلامِ لیکم سلامِ لیکم

کسی کی چٹلی کسی کی غیبت نہ کچھ حفاظت نہ کچھ رفاقت
 نہ کوئی موش نہ آشنا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 نہ کچھ فقروں سے رازداری نہ کچھ سید سے شرمساری
 سنا کسی سے تو یہ سنا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 فقط ملائوں سے ہے تعلق تدریازوں سے ہیں معشوق
 نہ دینے لینے کا کچھ پتا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 نہ نقد بازی نہ ہے ضیافت وہ جانتے ہیں یہ ہر محال
 یہ عکس دل پر عجب ہوا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 نہ کچھ لیاقت نہ کچھ نزاکت نہ کچھ فصاحت نہ کچھ بلاغت
 گلے میں ایسا رس پڑا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 کسی نے ایسا سیکھا دیا ہے جو دل سے کھٹکا مٹا دیا ہے
 ادب کا رتبہ آڑا دیا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 نادروڑہ سے کیا غرض ہے پلیگ کی اس لئے مرض ہے
 یہی اعمالوں کی بس سزا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 خودی سے کیا ہیں اکڑ کے چلتے جو کچھ ہو مطلب تو ہیں مچلتے
 ملائی آنکھیں تو کہہ دیا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 نہ باپ مامی کی کچھ قدر ہے نہ پیر و مرشد پہ کچھ نظر ہے
 نہ دین و مذہب کا کچھ جیسا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 بھٹ ملاں مسئلہ سنا رہے ہیں بجز ہمارے کہے نہ مانوں
 جہاں میں ہم ہیں و یا خدا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 کسی میں بدعت سنا رہے ہیں کسی کو کافر بنا رہے ہیں

کسی سے ایسا لکھا پڑھا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 نہ دین مذہب کا کچھ پتا ہے نہ قوم ذات اور صفات کیا ہے
 فقط یہ حقے کا آسرا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 نہ کچھ خدا کی طلب ہے یا رو نہ کلمہ طیب سے کچھ خبر ہے
 تمام حکموں سے یہ روا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 نہ کچھ شریعت کے آشنا ہیں نہ کچھ طریقت کو متلا ہیں
 نہ عشق مولا سے کوئی واقف نہ جانتے ہیں مقام عارف
 بس اتنا حاصل علم کیا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 نہ ادلیاؤں کو کوئی جانے نہ غوث قطب اور ولی کو مانے
 دلوں میں سب کے حیدر ہے سلام لیکن سلام لیکن
 جب آئے تو بھی سلام لیکن چلے تو پھر بھی سلام لیکن
 دیا نہ کچھ اور نہ کچھ لیا ہے سلام لیکن سلام لیکن
 نہ بول قلیراں شاہ کچھ زباں سے قلم بس اب روک لیں ہاتھ
 بس اتنا باقی ہے سلسلہ ہے سلام لیکن سلام لیکن

لڑکوں کی آئین

کیسا سما دکھا یا سبحان من یرانی	اے مالک خدا یا سبحان من یرانی
ہے روز و شب خدا یا سبحان من یرانی	حمد و ثنا مقرر ہر شخص کی زباں پر
ہر جا تیرا ہے سایا سبحان من یرانی	بہرے میں تیری بوجہ بلبل میں تو ہی تو ہی
بونیکی تو سما یا سبحان من یرانی	ہر پھول ہر شجر میں غنیمت میں اور شہر میں
جلین تیرا خدا یا سبحان من یرانی	عجرا در بر میں دیکھ شمس و قمر میں دیکھا

نہ کچھ حقیقت سے دعا ہے سلام لیکن سلام لیکن

<p>فرزند کی بیہ آمیں ماں باپ کو مبارک باغ جہاں ہیں انکو ہر رات اور دن کو بارانِ ابر تر سے خوشیوں کی پہول برسی کیا بزمِ وفشاں پر شاںِ خدا عیاں کیا خوب آئیں آئی چھٹی ہمیں دلائی پیسے ہمیں دلاؤ لڈو ہمیں کھلاؤ حاصل ہو رت باری سب کو ہماری صیبراں شاہ یہ دعا ہے ہم سب کی التجا ہے</p>	<p>ارانِ دل بر آیا سبحان من یرانی سہ سبز کر خدا یا سبحان من یرانی نخل مراد پایا سبحان من یرانی عشتہ کدہ بنایا سبحان من یرانی لڑکوں نے غل مچایا سبحان من یرانی خوشیوں کا دن ہے آیا سبحان من یرانی ہنسنے ہے سہ تھکایا سبحان من یرانی کر جسم تو خدا یا سبحان من یرانی</p>
--	---

کافی

<p>عشق تیرے فی میں ماری خواجہ میں گھولی میری جان صد قرطے بند ملک و چہ تیری شاہی چو داں بادشاہیاں و چہ چشتی سب سکھیاں زل پار اتر گشس ہجر تیرے لئے سینہ ستیا بانہہ پکڑے دی لاج تانوں صد قہ عثمان مار دیندا دین کوئی دی سار نہ مینوں صیبراں شاہ تیرے وردی چیری برہوں گہیری تیری چیری</p>	<p>میں کت گن دلاں توں باری خواجہ نام تیرے توں چند واری خواجہ خاص تیری محنتاری خواجہ تیری چال نیاری خواجہ میں رہ گئی اوگن ماری خواجہ آن کرو میری کاری خواجہ میں نت دی سیون ماری خواجہ آن کریں ولداری خواجہ میں تیری متواری خواجہ میں عاجز نیچ نکاری خواجہ دوس دکھا دیں دلبر پیار سے اوڑھنہاویں دلبر پیار سے</p>
---	---

ایضاً

آپے ساڈے اندر دسدا	گہونگٹ کھول موبوں ناسدا
اپنا بھیت کہے نادسدا	نا نہ ستاویں دلبر پیارے
جہول پیار یا پریتاں لائیے	نال کرم دے طہ بنہلیے
مول نہ اپنا آپ چھپائیے	جان ننھاویں دلبر پیارے
پیار یا ہوئی دیر بتیری	توں حاکم بنی عیت تیری
یتن ہن پیتاں گھمن گہیری	پارنگہاویں دلبر پیارے
نام خواجہ دے آاکواری	سر صدقے بنی چند بلہاری
بندی عاجز پنج نکاری	کرم کس دیں دلبر پیارے
مہیراں شاہ نوں دامن لاویں	شہر مدینہ پاک دکھاویں
اوگن ماری نا نہ بہلاویں	فیض دلاویں دلبر پیارے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الف اللہ دی ذات ہے مطلق سب کچھ کرنے والا ہی
 ہر ہر جا موجود ہے آپے سب سوں آپ نیاراری
 احدیت سوں وحدت ہو کے کیستا ایڈ پاراری
 مہیراں شاہ سب کر دکھلایا کُن داک اشاراری
 ب پرہوں دی آتش بھڑکے کی کی رنگ دکھایا ہے
 آپنا آپ مت شاکستا آپے دیکھن آیا ہے
 بھیت اکھم دے ظاہر ہوئے چھپیا نا نہ چھپایا ہو
 مہیراں شاہ لاہوتی مولائین ناسوتی آشیابے

تاتا ہنگام بت دل دچہ ساڈے دیوے یار دیکھالی ری
 سکے باغ کیستے ہر یالے ادہ کھٹا ہے مالی ری
 اُس مالی دی واہ چتراٹی آپے پت پھسل ڈالی ری
 قلیراں شاہ بے انت ہے ماہی کرو بیکھو پڑتالی ری
 ش ثابت جاں ماہی ہو یا سدا سو ناگن مہیر ہوئی
 واہ واہ بجاگ نصیب جٹی دے شوہ دی دامنگیر ہوئی
 حسن ماہی دا دیکھ تخبلا صورت بد منسیر ہوئی
 قلیراں شاہ سب دکھ سکھ ہوئے رحمت خواجہ پیر ہوئی
 ج جمال جمال ماہی دا ہو یا مہیر سیالی نوں
 ہر ہر اسم تے ہر ہر صفتوں شاوکیست متوالی نوں
 اندر باہر ہر ماہی ہو یا پا یا خیر سوالی نوں
 قلیراں شاہ گورچستی بلیا تار یا عیساں والی نوں
 ح حال حقیقت دستاں کہینوں ماہی دا اسرار سیتو
 دیکھ تخبلا رانجھن والا مہیر ہوئی بلہا رستو
 جام شراب وصل دا دے کے کیتی مست خمار سیتو
 قلیراں شاہ ہن باہجے ماہی دے ہو رہیں تکرار سیتو
 خ خبراں وچ جگ دے ہو یاں مہیر رانجھے دی بردی ری
 رانجھے باہجوں غیر نہ دسا ماہی کر دی ری
 ظاہر باطن ماہی ہو یا کھیرے چت نہ دھرو دی ری
 دیکھ مہ ماہی دیاں گتھیاں مزاں حیرت دا دم بھرو دی
 د وڈی دا دہسم اوٹھایا واہ رانجھن دی یاری ری

حسن ازل دی چمک دیکھا کے ہستی خودی باری ری
 نال کریم دے سینے لائے عاجزہ بیچ نکا ری ری
 ایسے ماہی سندرپی توں متیراں شاہ جند واری ری
 ذکر تے شغلاں اندرا بنویں وقت گویا ری
 اوس ویلے توں سوسہ واراں جدا وہ سیالیں آیا ری
 تاز نیاز ہزاراں کر کے مکھہ توں ناد بجایا ری
 متیراں شاہ دھر کھیل موہنڈے کوں کوں عشق رچایا ری
 رانجہن داعی رتبہ ہر ہر شان چمکے ری
 ہر صورت وچہ جلو روشن سورج دانگ دیکھے ری
 باہجوں عاشق میر سلیٹی ہر کوئی جہل نہ سکے ری
 متیراں شاہ کوئی عارف کامل لاوے نین جھکے ری
 راکرناں رانجہن دی نین ہو رکوئی اذکار نہیں
 جو کچھ کرے کر اوے آپے ہیر جٹی وچہ کار نہیں
 باہجوں پاک جمال ماہی دے ہو رکوئی سرو کار نہیں
 متیراں شاہ بن دلبر ماہی کھیڑا محرم یا نہیں
 سدائیں ہیر سیالی چاک ماہی دی بردی صاں
 اوہو کعبہ قبلہ میرا بنویں بنویں سجے کردی ماں
 اوس جیہا بنویں ہو ر نہ کوئی میں گولی دلبر دی ماں
 متیراں شاہ نت ہیر سلیٹی سر قداں تے و نہر دی ماں
 سن سناپ پلا کے ماہی کیستی مست شارسیتو
 ایسے ساتی توں سر سدی تے ہیر بدی سر شار سیتو

مہیر جٹی دا چاک مڑتی ریزا نزل دا پارسیو
 مہیراں شاہ مہن طلب نہ کوئی حاجت پار اور ارستیو
 ص سفاشی دل دی کر کے پایا قرب پیار سے دا
 شان ماہی دی رب رسولی مالک تخت ہزارے دا
 اکھیاں دے ورج جلع چپکے ابھی سوئے سارے دا
 مہیراں شاہ دہن بھاگ جٹی دے پایا وصل اکارے دا
 ض ضرور جاں مہیر دی ہوئی تخت ہزار یوں آیا ہے
 صورت پاک منزہ ہو کے پاک جسم ل دیکھا یا ہے
 بھاگ جٹی دے پایا ور ہوئے مقصد دل دا پایا ہے
 مہیراں شاہ کر لکھ شکرانہ اج ماہی ہتھ آیا ہے
 ط طالب بنت مہیر رانجہن دی رب مطلوب بلا یا ہے
 وارستی نہیں اوس راماں تول ایھ جس راہوں آیا ہے
 واہ دا بھاگ نصیب جٹی دے اُجڑی آن لب یا ہے
 مہیراں شاہ سب راز سمجھا کے ایسا کرم کما یا ہے
 ظ ظا ہر باطن ماہی آپے مہیریں وٹا کے آنیب ری
 تخت ہزار یوں آن سیالیں سیرنوں لے گل لایا ری
 اسم صفت دا جامع ہو کے کی کی شان دکھایا ری
 قیلواں شاد و صرتاج لولا کی کھیریاں دے داں وٹا ری
 ع عارف دی صورت ہو کے من میں بحیثیت تجھ سے ری
 پیر چشتی دے بل بل جاسیے دل دے بھرم مٹائے ری
 جو ہر اصل حقیقت دے لی کی پہوں دیکھا سنے ری

متیراں شاہ اج رمزاں والی رانہ ہی دی پانی ری
 غلام ہے بیرماہی دی دل ساڈے دے دستے جی
 غ
 احمد توں بن احمد آیا من چیت میرا کہتے جی
 اوٹھسہ اہنسہ انال اساڈے ناز دکھا کرتے جی
 متیراں شاہ محبوب خدا ادا بھیت اگھم دے دستے جی
 فارغ سب قضیوں ہوئے ظاہر باطن ماہی ری
 ف
 نام نشان رہیا نہ میرا ہے سب اوس دی شاہی ری
 روح مشال وجود ماہی دانتیں ہن ہونی راضی ری
 متیراں شاہ سب پن پاپاں دی سرتوں گھڑی لاہی ری
 ق
 تہہ ارہو یا بن دل نوں باہجوں ماہی ہو رہیں
 اول آخر باطن ظاہر دہم خودی دا شور نہیں
 اکھیاں دے دج آن سہا یا جاں دیکھاں کوئی چور نہیں
 متیراں شاہ بن باہر ہونی ہن کھیریاں دا نہ ور نہیں
 ک
 کرم دی اک نظر توں نارغ او گنہگار ہوئی
 درد غماں دیاں ندیاں دچوں ہیر سلیمٹی پار ہوئی
 موسم پھرے شگونیاں والے ہیر جٹی گزار ہوئی
 متیراں شاہ بن لکھہ شکرانہ عاجز باہر ہوئی
 لام
 لوکاٹی لبہ لبہ ماری دلبر ادکھ لبہ لبہ ہے
 چسترا ہو کے اندر ڈھونڈے ایہو پاوان رب دا ہر
 رب رب کردی قبریں چو نچی رب دا بلن سبب دا ہر
 متیراں شاہ کو گیاں چہب دے تائیوں دلبر لبہ لبہ ہے

م مبارک بن ماہی دا بن نین بے دسوا س ہوئی
 نک گئے سب جھگڑے جھڑے پجڑی تگرہی داس ہوئی
 خواجہ چشتی ہندولی دی داخل وچ اجل اس ہوئی
 متیراں شاہ نین گورا اپنے دی پیٹ کمینی داس ہوئی
 ن نیناں دیاں گھجیاں رمزاں گھائل کرن فقیراں لوں
 بن تلواروں قتل کر میندیاں عاجز بے تقصیراں لوں
 رمزاں واسل عاشق جہلہ سے پئندے دکھ دگیراں لوں
 متیراں شاہ اوتھے کوئی نہ چچہ عقل فکر تدبیراں لوں
 و وصل جدایوں شاخ ہوتے حاضر ناظر پارہو یا
 مونہہ کالا کر جد نین نکلی روشن آج گھر بار ہو یا
 نام نشان رصیا ناہ میرا شوہ مالک محنت رہو یا
 متیراں شاہ بن لکھ شکرانہ و بسم خیا لوں پارہو یا
 م ماری جے اپنے آپوں تائیوں بے حسد پاوے ری
 ہر بن ہو رہ نہ دیکھے کوئی چیت دل نظر اوٹھلاوے ری
 مونہہ کالا کر جگ دکھلاوے تاہر کی گت پاوے ری
 ضیران شاہ۔ الْفَقْرُ صَوَاكُمُ الْوَجْهَ بَنِي فَرَاوے ری
 الف حمزے دیاں گھجیاں رمزاں کامل مرد بیچارے ری
 ب ت ت ت ت ت نقطہ کھووے اکو الف نتارے ری
 ہر حرفاں وچ الف دی صورت ہر ہر شان اشاعے ری
 متیراں شاہ اچھے گل ہے مشکل بن گور کے تروارے ری
 ی یاری کوئی عاشق کامل لاوے ناں پیارے ری

اپنا آپ رہے تاں باقی جان کرے باہر سے ری
 میں توں داوچہ رہے نہ جھگڑا، اکواک پکاریے ری
 متیراں شاہ جو کلمہ سمجھتا ہو دن ٹھٹکا رہے ری

کافی جات

رکھہ موم صاوا تاں پڑھے ہو	تیں ناں لوکاں دی لڑے ہو
پاتیل کڑا ہی سٹھے ہو	کچھہ دھلی گل ستارو جی

تیں ایوں مغز نہ مارو جی

تیں اپنی آپ نہیڑو جی	ان بندیاں کلاں نہ چھڑو جی
تیں دچوں غیر نکھڑو جی	ایوں لاکت تاں نہ مارو جی

تیں ایوں مغز نہ مارو جی

کرد صافی اپنے اندر دی	تاں آئے ہاتھ سمندر دی
کرد مہبت کے قلندر دی	کوئی پریمی بات دچو جی

تیں ایوں مغز نہ مارو جی

تیں عشقوں خرم مول نہیں	بن عشقوں کچھہ حصول نہیں
دچہ عام غرور قبول نہیں	تیں سستی خودی دسارو جی

تیں ایوں مغز نہ مارو جی

کیو نہیڑے تیرے کروے ہو	کیوں مفت اذائیں مڑے ہو
بن نالہ نالہ دے ہو	صل جو تو کھیت سوارو جی

تیں ایوں مغز نہ مارو جی

کر منے مغز کھپا یا سبت نہ	بن عشق ائت نہ آیا ہے
جن پایا بھیت چھپا یا ہی	سرگور دے سرے وارو جی
تیں ایویں مغز نہ مارو جی	
دل صاف تے ٹھہرا بو لو جی	سپ دانگوں نہ ہر نہ گبو لو جی
مت عیب کسے ہے پہو لو جی	تیں لپ گڑپ نہ مارو جی
تیں ایویں مغز نہ مارو جی	
کیوں اتنی اک بھڑکائی ہے	کیوں پرپی رمز بھلائی ہے
کیوں منھے تیورھی پائی ہے	تیں خلق رسوں وچارو جی
تیں ایویں مغز نہ مارو جی	
اکرمیراں شاہ جو دسد اس ہے	کچہ کر یاں چہنگا دسد اس ہے
دل بندھے راہوں سدا ہی	اس پہل نوں و لوں اتارو جی
تیں ایویں مغز نہ مارو جی	
کافی	
ہنت عاشق رہن نر اسے جی	
جن پیتے پریم پیالے جی	
جن پیت پیانگ لاٹھی ہے	اون رمز حقیقی پاٹھی ہے
سب اک وجود خدائی ہے	نہیں دوسرہ وجہ خیالے جی
ہنت عاشق رہن نر اسے جی	
جب عاشق نظر کر بند اس ہے	ہر صورت یا رہی بند اس ہے
ناہ ہرگز غیسر دسیند اس ہے	اوہ رہند اسوۂ دے نالے جی
ہنت عاشق رہن نر اسے جی	

بہتے حضرت عشق دا ڈیرا ہے	او تھے کفر اسلام کھینٹا ہے
ایہ دین کوئی سب جھوٹا ہے	اوہ رہن سدا متوالے جی
ہنت عاشق رہن نرالے جی	
جن پریم پیلا پیتا ہے	نمکہ محبو باں دا بستاب ہے
کچھ بچہ بوجہ چپ کیتا ہے	اوہ دے ہو روہو رہن چالے جی
ہنت عاشق رہن نرالے جی	
ہن عشقوں نہیں حضوری جی	ہن عشق نہ پیندی پوری جی
ہن عشقوں رہندی دوری جی	ہن عملاں توں موتہ کالے جی
ہنت عاشق رہن نرالے جی	
مشتاقاں عسلم بنیا را ہے	او تھے انتہیاں واکی چا را ہے
تبت ت کوڑا پارا ہے	اوہ جان رمزاں والے جی
ہنت عاشق رہن نرالے جی	
ایہ کوڑا جگت پارا ہے	ہن عشقوں ناں چپکا را ہے
تاں متیراں شاہ نثارا ہے	جد فضلوں پار سمہالے جی
ہنت عاشق رہن نرالے جی	
کافی	
دے ہو نصیحت مائے عشقوں نہک نہیں	
عشق جیسا نہ عاوی کوئی	عشق ہووے تاں بلدی ٹوہوئی
ہیت ماہی دیو پائے عشقوں نہک نہیں	
عشق اسانوں چاک ملا یا	ساقی ہو کے جسام پلا یا
ست است بنائے عشقوں نہک نہیں	

لوک اسانوں آکھن چٹیاں	جٹیاں ہاں پر عشق نے پہنیاں
نین ماہی سنگ لائے عشقوں ہنگ نہیں	
عشق نے ایسا رنگ دیکھایا	ہر ہر شان ماہی دس آیا
وہم خیال اوٹھکے عشقوں ہنگ نہیں	
چاک پیاج میری جہولی	بیسرے گولیاں دی پڑ گولی
کھڑے گہول گہاڑ عشقوں ہنگ نہیں	
عشق دی سار کوئی ناں جانے	مور کچھ کر دے منہ سے بھٹائے
وہم ایمان گولے عشقوں ہنگ نہیں	
بیسر ماہی دی بڑی ہوئی	پاپوں پتوں منارغ ہوئی
کار بگاڑ پڑائی عشقوں ہنگ نہیں	
میدراں شاہ گویہ پستی پایا	نال کرم دے دامن لایا
چرنی سنیس نولے عشقوں ہنگ نہیں	
کافی	
راج دلبر یار دیاں چٹیاں آیاں ری	
کہول تھی جد باچن ناگی	سستی قیمت میری جاگ
	چٹیاں آیاں ری
چاڑھ سیتوں شہ دی بای	جہنم تک چرنی سنیس تائیے
	چٹیاں آیاں ری
جہول ہو چٹیاں کھول دیاں	بیسرے ناں کہانے لاواں
	چٹیاں آیاں ری
چٹیاں کوئی نہ نہانی	سوہاڑے ہو مر سب تائی
	چٹیاں آیاں ری

سُرخ چھپیاں نہیں گھال ہوئی	ظن پیادوی مایں ہوئی	اکھیاں کھول کھایاں
	چھپیاں آیاں ری	
جاں میں چھپیاں دلچ نہیاں	رمل تیاں دین دویاں	منزل گاؤں آیاں
	چھپیاں آیاں ری	
چھپیاں چھپ دلا دلائے	جو کوئی طرف ہائے آئے	ہو وں دور جدا یاں
	چھپیاں آیاں ری	
ان چھپیاں دھچہ نہ لکواں	میں تو ہویا تو میں ہویاں	واہ واہ خوب نبھایاں
	چھپیاں آیاں ری	
بیرنشاہ لکھ شکر گزراں	گو رشتی توں سو سرواں	جن اچھے چھپیاں پایاں
	چھپیاں آیاں ری	

کافی

چلو کھی نل پاک پشن نوں دید تھ نہ آو گیا	جو کج مطلب دین دُنید اجو جاوے سو پاو گیا
فرد عالم دور پر جاو جیکھا کس سر نواں	کنج شکر مسکیناں تائیں پاک جمال کھاو گیا
حضرت خواجہ نصیب لی توں شتی پاک خطا ہوا	خواجہ ہندولی فرمایا قطب فرید لہا و گیا
اکبر تاج محبوب الہی دھچہ حضور سی پاک بنی	پیر تیرے واجو در لنگہ سی سوئیو حُریت جاو گیا
غوث عظیم نوں دھچہ راقب ملے نبی الہام کیتا	محمی الدین تیرا اک پوتا صابز م دھچا د گیا
کنج شکر جد روز حشر نوں دوزخ دی دل جاویں گے	اُمت پاک بنی دخی طرب دوزخ پہنچ جاو گیا

قلندر شاہ چل تن من واراں نام فرید فرید چکا راں

عرض کران سر قد میں دبر کے فقر و فاقہ لاو گیا

یا پیر رشتی نہ کار با بکنج شکر | توں واقع سب اسرار با بکنج شکر

اوکن باکرن فریاد راں | خفی جانی یں یں ہزاراں | لکھی تیرا دربار با بکنج شکر

چہتی برساں زہد کیا	قرب فرایض رتبہ پایا	قطبان دامن دربار با گنج شکر
اے مقبول خدائے پیارے	دامن لادیں خادم سارے	سینس فداون مار با گنج شکر
عشق دی بیڑی جو کوئی چڑھیا	گنج شکر تیرا دامن پھڑپھڑایا	پلوچہ ہوا پار با با گنج شکر
فرد عالم تیرا نام اوجھالا	آن پادیں پریم پیالا	ہوواں مست خمار با با گنج شکر
سید حسد ہے لاشانی	صورتِ اُسدی یوسف ثانی	روشن دچہنسا ریا با گنج شکر
میر شاہ چند گھول گھمایاں	لے بن پاکپتن دیاسایاں	ہنٹ کمینی دی سا ربا با گنج شکر

کافی

ہن عشق اسان دل آیا ہے جن تن من شور مچا یا ہے

ایہ عشق ارادہ انہی ہے	نا بھری ہے ناد صلی ہر	ایہ مخفی شعلہ اصلی ہے
جد عشقوں ظاہر نور ہوا	جن ستر اجلت جگا یا ہر	چن جاتا سو منظور ہوا
اس عشق دی ایہو گھات لیا	خود احمد نام دہرایا ہر	منصور جہانی بات میاں
جاں میاں دی دل آیا ہے	ناد سدا ذات صفات میاں	کوئی آدمی نال چرایا ہے
ایہ حضرت عشق دی کا ہے جی	تاں سولی پکڑ چڑھایا ہر	اوہ آپے آپ ہر سارے جی
کتے طالب آں مطلوب ہونہ	اون بھی قتل کرایا ہے	کتے رت کتے مرلوب ہونہ
کتے غائب تے معبود ہوا	کوئی اندر چنسا یا ہر	کتے غائب تے معبود ہوا
کتے غائب تے معبود ہوا	اوہ لیندا آپ نظر ہے جی	منظور کتے مرود ہونہ
	کتے پانی بھرم بہلایا ہے	
	کتے غائب تے معبود ہوا	
	کتے علی نبی بن آیا ہے	
	کتے غائب تے معبود ہوا	
	سب سانگی سانگ بنایا ہر	

کہتے حاجی بن بن نہندا ہی	کہتے ملاں و عظم کریند ہے	کہتے بانگ مسیتان دیند ہی
کی اس عشق دی کاے جی	پتی ہستی خودی پواڑے جی	ادہنوں سب کوئی لبہ لبہ رچی
نہن میرا شاہ نوں وان ہويا	ادہ تن پسے دی جان ہويا	میں دوروں نیڑی آن ہويا
	سب جہگڑا آن مکایا ہی	

سن اڑیا سنیا میری نتھہ گھڑے

ایسی سوہنی نتھہ گھڑ دیوں	شوہ نوں آسے پیار	میری نتھہ گھڑے
اک لکھ دیاں لکھ دیاں	جان کران بلہسا	میری نتھہ گھڑے
جے شوہ میرا رضی تھیوے	تاں پاواں اسرار	میری نتھہ گھڑے
اوگن ماری نت گن گاواں	جے دیوے دیدار	میری نتھہ گھڑے
صبران شاہل پس نوواں	صابر دے دربار	میری نتھہ گھڑے

دیکھو فی زور و زوری محبتاں پاؤندا | سانوں کی کی ناز و کھیاؤندا

دیکھو ستیا و ہدی ناز نزلے	دس کارن ہر پہلے	تخت ہزار یوں آؤندا
پریم دی مری آن بکاشی	سُن ہوئی مشتاق خدائی	کی کی رنگ دیکھاؤندا
نیناں نال نیناں دے لادی	بس رتن مٹھری بول سنادے	دل ساڈا بھراؤندا
نت ہلی دیکھیاں چارے	برجی دل مزاں مارے	آپے چاک سداؤندا
لحن اقرب خود نہرایا	دوروں ساڈے نیڑے آیا	کستوں بھیت چھپاؤندا
میاں شاہ صفتاں والا	ہر ہر اندر شان ہرالا	احمل نام و نہراؤندا

کافی

پیارے چھوڑ وطن کیوں آیا دیا یا نہیں

ایہ جگ پلک جبکٹ امیلا	بھرم ہو لایا پھر میں اکیلا	اپنا اہل ہو لایا۔ دیلا یا نہیں
حُب وطن دی آن بھلائی	جرم طمع د چہ سمر گوانی	موتکہ جگت کہایا دیلا یا نہیں
شوہ اپنے دل من چیت لایں	ادولک ویلے کیوں پچتاویں	دم آیا نہ آیا۔ دیلا یا نہیں
صوفی شیخ شلخ کھاویں	کر کر سلسلے جگ پر چا دیں	نہر بہت نہ پایا۔ دیلا یا نہیں
ہن توں اپنی کر پڑ تالی	گل کھیں توں سنگور والی	تیں بن کھنڈر آیا۔ دیلا یا نہیں
جو توں شہہ دی رمز پھیلنے	وہہ کثرت اک کر جانے	تا توں تیں شہہ پایا۔ دیلا یا نہیں
کی نے آیوں کی لے جانا	ما خودی لوں ہوگ سیا نا	تن من گون نہ پایا۔ دیلا یا نہیں
دیکھ پیارے شوہ دے گارے	اندہر باہر آپ ہی سارے	لین نظارے آیا۔ دیلا یا نہیں
تیراں شہہ گور چستی پایا	تن من جیوڑا گھول کھسایا	جول یہ بہت نہ پایا۔ دیلا یا نہیں

کافی

میرے نوں سجن گھر آئے سوہنے دے من بھلے
سانوں کی کی رنگ دیکھائے سوہنے دے من بھلے

آن اٹھایا گنگٹ لوری	دل میری وجہ ہوئی حضوری	نینوں سے نین ملاتے
جاں نین دل دے بہم تیار	سوہنے دے من بھلے	خوراں نے منگل گارے
اندہر باہر روشن ہویا	انحدہ باجے باجن لاگے	سوہنے دے من بھلے
واہ واہ اس شان تھلڑا	دلبہر ہیڑے آن کھڑا	کھول تنی گل لاسے
کرم کیتا جاں پیرا جیری	سوہنے دے من بھلے	کلبہ کلبہ شگن منائے
	جوں ادن مکھ توں لایا پلازا	سوہنے دے من بھلے
	سوہنے دے من بھلے	گیت وصل دے گانے
	شستی جاگی قہمت میری	
	سوہنے دے من بھلے	

کار بگاڑ چھڑائے	او گنہگار نوں پاس بہا کے	جان شوق دیتی مجلس لاکے
بکھرے پنہ دھنچھڑائے	سوہنے دے نین بہلے	میر شہ میں گھول گھمایا
	گور چشتی نے دامن لایا	
	سوہنے دے نین بہلے	

کافی

توں آوے پیا نین چیری تیرے دیکھن کارن چند ترے میری

نیں بردی ماں تیری	کن سوتن سنگ لکھیاں لایاں	سُن کئی دیا محرم سایاں
نیں عشق تیرے فی گہیری	میں کچھ نہ دی سار نہ جانا	کیوں کردا میں منج ابھانا
ہنسہ ولی امیری	نام خدا دے آن ملائے	تیں باجوں مینوں خن آئے
ہو یا دیر بہیری	جو گھر آویں میں سو سرداراں	تیرا شاہ دل موڑ دباراں

غزل نعتیہ

اے یاد ہے مولانا یا حضرت داتا گنج بخش	ای مظهر کور ذات خدا یا حضرت داتا گنج بخش
اے پیر عظم کاں سخی یا حضرت داتا گنج بخش	جو آپ کے ذر پر آئے ہیں سبھی مقصد اپنا پاتے ہیں
ہو مجھ پہ نگاہ پاک ذرا یا حضرت داتا گنج بخش	بہی بندہ عرب کے شاہ و گدا بنو فیض حضور سید عطا
لاہو کے سلطان قلبیے یا حضرت داتا گنج بخش	نئے محرم راہ خفی و علی منظور جناب علی و نبی
کیا قرب ہے آپ کا جلو نما یا حضرت داتا گنج بخش	کیا آپ کی دہم ہر فاضل سا کیا آپ کی شان ہر صل علی
محبوب خاص حبیب خدا یا حضرت داتا گنج بخش	کیا اوصاف ہو آپ کی مجھ سے کیا مقبول خالق ہر دو جہا
بھی خون حشر کا دور ہوا یا حضرت داتا گنج بخش	کیا تیرے قدم کا ظہور ہوا لاہو شہ منظر ہوا
اے عارف باللہ اہل صفایا حضرت داتا گنج بخش	اے عالم علامہ حقیقت کو مختار ہوا راہ طریقت کے

یہ خیراں شاہ جو مسافر ہیں اب آپ کے ذر پر حاضر ہیں
ذرا بھیجے آپ کے دل کی دوا یا حضرت داتا گنج بخش

غزل

<p>نہاں دہم عیاں خواجہ طیفہ ہرزباں خواجہ جہاں یکباداں خواجہ نشاں و نشان خواجہ ملا رتبہ لبت با اللہ خدا کے راز داں خواجہ بٹاؤ دل کی اندھیری شبہ ہندوستان خواجہ مکان لاکھاں خواجہ مثال جسم جان خواجہ جناب اللہ کے متواری پناہ چشتیاں خواجہ کمالو میرواں شاہ عاجز کو اپنے آستان خواجہ</p>	<p>کہاں تہی مجھے طاقت کروں صغیر یا خیر علی دہم نبی خواجہ قطب خواجہ دلی خواجہ زہر شان حبیب اللہ نہیں ہر ماسوا اللہ سنو لے خواجہ جمیری میں ہوں بار کی چری حبیب اللہ جان خواجہ فتنہ و جہاں خواجہ غیاث الدین کے پایے شبہ عثمان کے تارے براؤ خواجہ قطب اللہ فرید الدین علاؤ الدین</p>
--	--

غزل

<p>خاک پتلا ہے بھرا سکو کہاں لیجائیں گے ہم فقط نام محمد حریزہاں لیجائیں گے لمبلیں جب گئیں تو کیا باد و خزاں لیجائیں گے جو کہ تھا موجود وہ جان جہاں لیجائیں گے چھوڑ کر دنوں جہاں عشق بٹاں لیجائیں گے جو دیا ہلو یہاں بس ہم دنوں لیجائیں گے نام چشتی پیر کا دروازہ باں لیجائیں گے لاکھاں سو آئے تھے نور لاکھاں لیجائیں گے ہمتو عاشق عشق حضرت خواجہ گال لیجائیں گے</p>	<p>زادہ و جنت میں بود کو کیا نشان لیجائیں گے آپ تو جرم صحر و غلماں کا گال لیجائیں گے باغ و بہار اور گل و گلزار سے ہر کیا غرض اپنی سہتی اور خودی کا دہم مل تھا ہیں کیا تعلق شہر سے اور شہر یاروں کی غرض جو کیا اور سے کیا مطلق نہ ہم کچھ کر سکے نہ تو یاں سے کچھ ملا اور تھ خالی آنے پھر آن کر کثرت میں وحدت کے تجلے دیکھ لے میرواں شاہ کو کچھ گال اور نہ بھڑو پرمیاں</p>
---	--

غزل نعتیہ

اے شاہ شائیں سلطان جہاں محبوب خدا بتہ مدد سے
 اے محرم سز نہاں دعیساں محبوب خدا بتہ مدد سے

غزل

<p>نہاں دہم عیاں خواجہ طیفہ ہرزباں خواجہ جہاں یکباداں خواجہ نشاں و نشان خواجہ ملا رتبہ لبت با اللہ خدا کے راز داں خواجہ بٹاؤ دل کی اندھیری شبہ ہندوستان خواجہ مکان لاکھاں خواجہ مثال جسم جان خواجہ جناب اللہ کے متواری پناہ چشتیاں خواجہ کمالو متیواں شاہ عاجز کو اپنے آستان خواجہ</p>	<p>کہاں تہی مجھے طاقت کروں صفیہ باخ خواجہ علی دہم نبی خواجہ قطب خواجہ دلی خواجہ زہر شان حبیب اللہ نہیں ہر ماسوا اللہ سنو لے خواجہ جمیری میں ہوں بار کی چری حبیب اللہ جان خواجہ فتنہ و جہاں خواجہ غیاث الدین کے پایے شبہ عثمان کے تارے برائی خواجہ قطب اللہ فرید الدین علاؤ الدین</p>
--	--

غزل

<p>خاک پتلا ہے بھرا سکو کہاں لیجائیں گے ہم فقط نام محمد حریزہاں لیجائیں گے لمبلیں جب گئیں تو کیا باد و خزاں لیجائیں گے جو کہ تھا موجود وہ جان جہاں لیجائیں گے چھوڑ کر دنوں جہاں عشق بتاں لیجائیں گے جو دیا ہلو یہاں بس ہم دنوں لیجائیں گے نام چشتی پیر کا دروازہ باں لیجائیں گے لاکھاں سو آئے تھے نور لاکھاں لیجائیں گے ہمتو عاشق عشق حضرت خواجہ گال لیجائیں گے</p>	<p>زادہ و جنت میں بود کو کیناں لیجائیں گے آپ تو جرم صحر و غلماں کا گال لیجائیں گے باغ و بہار اور گل و گلزار سے ہر کیا غرض اپنی سستی اور خودی کا دہم مل تھا ہیں کیا تعلق شہر سے اور شہر یاروں کی غرض جو کیا اور سے کیا مطلق نہ ہم کچھ کر سکے نہ توپاں سے کچھ ملا اور تھ خالی آنے تھر آن کر کثرت میں وحدت کے تجلے دیکھ لے متیواں کو کچھ گال اور نہ بھڑو پرمیاں</p>
---	--

غزل نعتیہ

اے شاہ شائیں سلطان جہاں محبوب خدا بتہ مدد سے
 اے محرم سز نہاں دعیساں محبوب خدا بتہ مدد سے

اے گنج شکر کے نورِ نظر اے چشتِ شجر کے شیریں شہر
 اے فخرِ دو عالم راہِ نسا محبوبِ خدا بقدرِ مدد سے
 اے زیبِ گلستاں بہندولی تم شانِ چمن ہو قطبِ ولی
 اے گنج شکر کے ماہِ لقا محبوبِ خدا بقدرِ مدد سے
 اے فخرِ جنابِ دینِ نبی اے نورِ دو دیدہِ موسیٰ علیؑ
 سبھی شاہ و گدا جو بن پہ خدا محبوبِ خدا بقدرِ مدد سے
 کیا شان ہے آپ کی شانِ خدا مخدوم کے بھی اصلِ علی
 اب کیجئے مجھ پر نظرِ عطا محبوبِ خدا بقدرِ مدد سے
 پیامین ہوں تمہارے در کا گدا ہے آپ کو میری شرم و حیا
 اب در پہ تمہارے آن پڑا محبوبِ خدا بقدرِ مدد سے
 ہر قیدان شاہ کیا شان کہوں دل و جان کہوں ایمان کہوں
 بسکین ہوں میں تم کا ن سخا محبوبِ خدا بقدرِ مدد سے

غزل

صدم تیری جدائی و مہمِ محکوستانی ہر کہی پوچھا نہ اے پیاسے کیسی تیری حالت شاؤں حالِ دل اپنا نہیں سناں کوئی میرا اری با و صبا نامِ خدا دلبرِ جا کہدی دنا کھڑا دکھا پیاسے برائے خواجگانِ شہتی بُرے ہیں یا پہلے ہیں ہم مگر تیری کہلاتے ہیں	تمہارے عشق کی آتش میرا تن میں جلاتی ہر میاں بھڑکیا زہی ہر ہمارے کجی کو بھاتی ہر نہ دن کو چنن ہر محکوم نہ شب کو نیند آتی ہر نہ مرا ہوں نہ جیتا ہوں تیری فرقتِ لاتی ہر تن بڑجاں میں ہے پیاسے گویا چرآن آتی ہر کرم کی یک نظر کچھ تو بچڑی بن ہی جاتی ہر
--	--

رہے ثابت قدم میرا شاہ اپنا عشق کی راہیں
 شکایت کفر لازم ہے یہی دل میں سمائی ہر

غزل نعتیہ

حبیب خالق کون و مکان معین الدین	شب ولایت ہندوستان معین الدین
لقب عطاء رسول خدا المشرح	علیم ستر نہاں عیان معین الدین
زہے نصیب کہ ماوستگیر حبیبی	چہ شان سلسلہ خواجگان معین الدین
برائے چشتیاں تحقیق قبلہ و کعبہ	فیوض مرشد ہر دو بہار معین الدین
جناب ہندولی ماہتاب دین نبی	ہر اک دہاں میں ہے ورد زبان معین الدین
جہاں میں جلوہ نمائی ہے حق نمائی کی	رواں ہے فیض زمیں آسمان معین الدین
غریب سیراں شاہ مداح خواجگان شتی	کردن میں وصف کہاں تک بیان معین الدین

غزل نعتیہ

کمال با خدا خواجہ جمال مصطفیٰ خواجہ	جلال مرتضیٰ خواجہ حبیب کبریا خواجہ
پوسل قرب حقانی علیم ستریزدانی	وصی اولاد لاثانی شہید کربلا خواجہ
رسم ہو کثباتیری کہاں طبع رسامیری	ویسے ہنداجمیری امام الاولیا خواجہ
مؤدھ سے لے ساقی عنایت ہو بگو باقی	دکھا دو شان خدائی شہ عقد کثا خواجہ
پلا دے محکو پیانہ بنائے محکو مستانہ	سدا ہوں تیرا دیوانہ میری مشک کثا خواجہ
بخت خواجہ عثمان غنی کی نظر رحمت ہو	تیرا اسماء عظمیٰ عطا کان سخا خواجہ
تیری رومند مبارک کی اگر محکوزیارت ہو	شاروں میں دل و جان کو کروں سہمی خواجہ
کرو تمہارا شاہ پہ نظر الطاف و کرم شاہ	بولا لو اپنے دروازے سمجھ اپنا گدا خواجہ

کافی پیلوں

پیافے میری تیری نال لگ رہی پیت	میں حاضر بندی مجاویں توں جان جان
سُن پیار یا میں گبول گمایاں	توں کردائیں نال خدایاں
بیدرداں دی ایہو ریت	

واہ داتیرے ناز بڑا لے	لگ چھپ کر داتے لے لے
ایہ نہ ہوندی تاہیں بریت	
عشق تیرے کی کہتے کارے	اسیں تاں دوسن دے متولے
میں ماری تیری جیت	
بے لائے تاں اوڑ بھائیے	جگ دا جہاں چیت ناہ لائے
ایہناں دو تاں دی ایہو ریت	
میرا شاہ بے آس نہ بھئیویں	صبر شکر دا پیا لا پیویں
چشتیانہ دی ایہو ریت	
غزل	
گر ہوا تو عاشق ذاتِ خدا	تھکوا ہونا چاہیئے اہلِ رضا
جب ہوا ذاتِ بقا میں تو فنا	بس ہوا تو بھی سد اہلِ بقا
نرک کر دنیا و عقبی کی ہوس	کر عطائیت مرشدِ راہِ شا
ہے طلب حق کی تو اپنی سیر کر	کس لئے تو پھر رہا ہے جا بجا
اپنی بستی اور خودی کو چھوڑ دو	کون ہے پھر یہ بتا تیرے سوا
موت تو قبل ہو تو لے مردِ فقیر	پھر ہوا بیخوف ہر سنج و بلا
میراں شاہ ہے صابر ہی جالندہری	خواجگانِ چشت کے در کا گدا
خیال	
میں چشتی تم لیجو غیر یا قطب ولی یا خواجہ	آن پٹا ہوں سرن تبار و بندہ ولی جہاں شاہ
صدرۃ عثمان مارو شیدا ورسن لیجو مہاں شاہ	بہتر پڑی اب آن سوار و دین و فی کر کا جہ
علی و نبی کے باج دو لارے گھر گھر مند راہ	
میراں شاہ تو راویں کمینا رکھ لیجو میری لاہ	

غزل

<p>رخ سے پردہ اٹھا تو دی اب نہ تن میں ہو جاں رہی ساقیا وہ نشہ پلا ماؤ تو کی نہ ہو رہے نخن آقوب کے راز سے دو رخ آفر کیا بہشت ہے عبد و معبود کون ہے کون واجب ہو کون ہو ممکن تجربہ سوا غیر کون ہے</p>	<p>اپنا جلوہ دیکھا تو دے قہر با ذنی سنا تو دے مت بخود بنا تو دے حبام وحدت پلا تو دی وہم دوری اوٹھا تو دی دل سے کھٹکا مٹا تو دے مجھ کو پیارے سنا تو دی اے صنم یہ سبھا تو دے میتراں شاہ کو بتا تو دے</p>
--	--

کافی

<p>تیری ادا سنے لٹیاں یار تیں دل اکھیاں جھٹیاں یار نیں کچھ نہ ہندی سار نہ جانا میں عشق تیرے کھٹیاں یار گھڑی پل چھن موہی چنین آوے نیں اک دم مول نہ سٹیاں یار آحمد سوں بن احمد آیا بہیں وٹانکے لٹیاں یار نام خواجہ دے نا نہ بھلا دیں نیں تیں سنگ نبھ لا چٹیاں یار</p>	<p>موسے درس دیکھا دے موسے درس دیکھا دے کیوں کر داپیں من دا بھانا موسے درس دیکھا دے چچ سوساٹوں مول نہ بھامے موسے درس دیکھا دے کر اوھلا تیں جگ بھرایا موسے درس دیکھا دے جیوں جانی تیں اوڑ بھادیں موسے درس دیکھا دے</p>
---	--

مقیوں شاؤنوں ناء ترساویر	نامہ القہر سے ویرس دکھاویر
نیز عشق تیرے مرگیاں	موسے ویرس دیکھاوے
کافی	
سینے نوں چک لین دی روئے مول نہ پا	ایہ ہر میتھے اود ہر میتھے وچہ وچہ گدگدا
ایکھ دنیادن چارونٹے اسچ چت لا	چوڈ جگتہ و جھگڑی جھیریں پیاں گلا
ساجن تیری اندر وسد امن اپنا بکھا	است کہتاں اکھیاں لایاں پیاریا اوڑنجا
یا مین وی طابے تینوں ستی خودی گوا	سج توں وصل پیدا الوڑیں لتوں شرکشا
اول آخر ظاہر باطن گہٹ گہٹ رہا	تیرا نشانہ ایہ گھیاں رحاں چستی پیرلوں
غزل نعمتہ	
بنی کو عاشق خدا کی پیاری جنا خجہ اویس قمرنی	تدیم جیکل بھر پوری اوار دی جنا خجہ اویس قمرنی
خزانہ حشر میں جان و دل کو جلایا عشق محمدی میں	عجب محبت کو میں شائے جنا خجہ اویس قمرنی
رہی ہیں محاسن عمر ساری و بیکٹا ہر میں حسن حمد	مقام باطن کئی نظار دی جنا خجہ اویس قمرنی
سد محبت میں شمع تر ہو کر میں مکتھ شام بھناں	برہی میں دنیا سے کیا کن رہی جنا خجہ اویس قمرنی
تمام ہر دو جہاں میں عاشق ہوئے لیسا نہ کوئی بونگا	نکاح بھی وصل علی پکاری جنا خجہ اویس قمرنی
دیا جو اپنی گلو کا جامہ تو بولے مولائی کو حضرت	یہ دنیا شت ق کو ہمار دی جنا خجہ اویس قمرنی
پہنا یا جامہ علی عمرنا: بھوش و حواس باقی	تو دیکھا احمد بنی پڑے جنا خجہ اویس قمرنی
میاں غریبوں کی التجا ہو تو نظر حرمست حضور کی ہو	برہی بھڑی میں گدا تمہارے جنا خجہ اویس قمرنی
نہ بنیں شاعر یحییٰ محسن و حبیب شاہ صاحب بری	بنی کا سایہ ہو سہر نبار دی جنا خجہ اویس قمرنی
غزل	
مجھ سے عاشق تیرا الے ماہ بے نقاب ہے کہ نہیں	دل دیا جاں بھی دی ہر بھی فدا ہے کہ نہیں
ہم تیری دیکھ کر طالب ہیں تو پر دی میں رہا	ناخوابس پر بھی تجھ کو شرم و حیا ہے کہ نہیں

تیری لفت میں نہیں بنے توں تنہا سیکر
 جس نے کچھ تاز کیا حسن پہ پڑ پیا سے
 تیری فرقت میں تڑپتی ہیں شب و روز میاں
 جساں چاہتی ہو حضور ہی میں بلا لیتے ہو
 میں تو مددہ ہوں مگر تجھ میں سیجائی ہے
 عیب کو کرتے ہیں قرباں شترگاؤ بکر
 زامہ و نکو یہ گمان ہی کہ ہمارا ہے بہشت
 جا کے پیغم توں سے یاست کہدی غورا
 لا الہ کے جو معنے ہیں کہیں غیر نہیں
 وہ تو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہے اسی سے ہر میاں
 لگاں سب سے کہتی ہیں نہ پر اب اس کا مکان
 جس نے چچا ان لیا حق کو تو غارت سوئی
 جس نے دیکھا ہی محمد کو خدا دیکھ لیا
 جس کے ملنے سے جو لعل طالع و خدائے پر ہے کہو
 قیوان شاہ عاجز و مسکین کہہ گارست

کچھ تیرے دواں میں میاں مہر و نوبت کہ نہیں
 پڑ پڑتی ہر سیر و نہر بکایت کہ نہیں
 آپ کے دل میں ذرا لطف عطا ہے کہ نہیں
 تیرے دربار میں عاجز کو بھی جاسے کہ نہیں
 کہ باغی کی میاں تجھ میں نہ لے کہ نہیں
 آپے ہاں نہیں ہوتے یہ منزل ہے کہ نہیں
 یہ تو فرمائیں ہمارا بھی خدا ہے کہ نہیں
 تجھ میں طاقت اسی ہی باج ہے کہ نہیں
 وہی موجود وہم جلے دیا ہے کہ نہیں
 ہم یہ کہتے ہیں بھلا اس کو ہوا ہی کہ نہیں
 جسم میں جان میں اور دل میں بسا ہی نہیں
 وہ برائی سے دھنت ہے نہ ہی کہ نہیں
 اوستی عیسیٰ میں لچہ فرق نہ کہ نہیں
 پیرو مرشد ہے وہی راہ نامہ کہ نہیں
 ہر جیسے کے سلطان کا گدا ہے کہ نہیں

غزل

کہ اقل کہدا ہوں میں تمہارے سے صابر
 وہ علم میں ہے نہ جانے کس سے صابر
 کوئی کہنے نہ دے کہ تیرے سے علی احمد
 رسول اللہ کے پیارے ہو علی کو دل لری جو
 برائے خدا سے لے کر شکر لے کر خیر میری

سو سے نہیں کوئی ہمارا ہی سے صابر
 کہتے ہیں کہ وہ ہے نہ جانے کس سے صابر
 ہر تیری نہیں کوئی ہمارے سے صابر
 ہے سب کا قادی و اوامہارا ہی سے صابر
 کہہ گارم غریب ہے سب ہمارا ہی سے صابر

پڑی مجھ مار کشتی نکالوے شہ کلیر
سگ بار قیوان شاہ تیری درگاہ عالی میں
جو بے پایاں ہے دریلے کنارا ای میری صابر
نہو ہے سر کے بل حاضر بیچارا ای میری صابر

غزل

تیری محفل میں جانان تیرا دیوانہ آتا ہے
نہ کوئی مونس ہمدم نہ یار و آشنا کوئی
ہوا گزشتہ دیراں مثل مجنوں بیاباں میں
سنلے عشق ساقی سے تیرا پیر جوش سجانہ
جو دیکھا تیری صورت کو مثال شمع روشن ہے
تیری فرقت میں ای سپاہی ہزاروں ٹھوکریں کھاتا
تیری دور بار یا صابر یہ عاجز میرا شاہ پر خم
وصل کی آرزو میں جھومتا نہ آتا ہے
یہ سو کر دین و دنیا سی میاں بیگانہ آتا ہے
وہ گانا کس خوشی سے یار کا شانہ آتا ہے
لئے ہاتھوں میں شیشہ دوسرا پیمانہ آتا ہے
جلانے کو وہ اپنا تن بدن پر دانہ آتا ہے
مگر وہ ڈگمگا تا حالت رندانہ آتا ہے
ضعیف تا توانی ہے دے مروانہ آتا ہے

مراگ کافی بہیرویں

پیاسے من اپنا مجھادیں تالیوں یا رہے

یار ملن دی ریت نیاری	سگورنال جو لادیں یاری	جھبک جھبک سبیں لادیں
وعدت دا دریا نیارا	ناں تین ناں گھاٹ کنارا	اُس وچ غوطہ لادیں
ہستی اپنی مار گواوے	گلتیں باتیں تھہ نہ آوے	جیوندیاں مر جادیں
اندر تیرے سگل انہیرا	جرص ہوائے پایا کجیرا	پریم اگن چمکا دیں
تیرا اُس دا فرق نہ ملدا	علماں فکر اں ناں ملدا	گورتوں گت مدت پاویں
میں توں دھپہ جھگڑا سکے	اک حقیقت جان پیاری	دل توں دین گوا دیں
دوئی دشمن اندر تیرے	مارا نہ ہادی کریں نبیرے	ناں توں مرد کھادیں
یار ہی تیرے اندر دندا	میں میں ٹھٹھری نول ہر دندا	جی موڑ جھپتی پاویں
میراں شاہ بھجیت نیار	گورچنی توں لبہہ دسارے	شن من کھوار کھما دیں

ضلع کافی راگ

کوئی راہنہن یا رملار سے بروی اس دی تاں

ہن کیوں حسن چھپا دے	آن اسا ڈاول بھر مایا	جان ادہ تخت ہزاروں آیا
ہن بھی کرم کما دے	بیر مانی آن قسبوی	شان ہی دی رب سوتی
جے اج بھیڑی آدے	حال ستواں جو کچھیتی	عشق راہنہن دی گھیل کیتی
آکر پار لنگھا دے	بجھن وچ غوطے کھاندی	اوگن ماریں اس دی بازی
سو کروا جو بھا دے	ساتوں کر کرنا دکھا دی	عملان والیاں لکھ لائے
پاک جمال دیکھا دے	وارشاں میں استوں کھیرے	بہیس دٹا کے آوی دھڑری
پھر کیوں مکے جا دے	جج اکبر وچ گھرے پاوی	جستوں پاک جمال دیکھا دے
جد چاہے گل لا دے	تن من جیوڑا استوں یں	تیرا شاہ تہل نہہ نہ مارے

راگ پوری

سیو تن من واراں ماہی آن بے

چاک ماہی دا پریم سستا دے	بن دیکھے مینوں مہین نہ آدے
تہاؤں ہون بہاواں ماہی آن بے	
آپ تاں رم رہیا تخت نہ لے	بیر عاجز کت جائے پکارے
بہر دال دیاں ماہی آن بے	
ماہی بے پردا صیاں کر دے	اوگن مار دے جیوڑا ڈر دے
کر دی سوچ دچاراں ماہی آن بے	
تیرا شاہ کئی بھیس وٹا دال	چاک ماہی نول ڈھونڈ لیا دال
اکر کے جتن ہزاراں ماہی آن بے	

راگ کافی ڈوگر

موٹریں دست فہر راں ڈولن بار

موٹریں ہر فہراں ڈولن بار	پل نہیں چنین تزار	عشق تیرے فوہ فوہ کدہ
موٹریں ہر فہراں ڈولن بار	۲ مانتا ہی سے سار	جو دیکھتاں تن جتہ پندی
موٹریں ہر فہراں ڈولن بار	کون سدا عشق خواہ	تیں پنج بولا وہیں جہاں
موٹریں ہر فہراں ڈولن بار	کرساں شکر ہزار	نیراں شاہ جو کرم کا دے

خیال

دل لگا ہوا جانی بار ہر رنگ برا کھنڈا جانی بار

کرو سے جان نثار	عشق جہان دیاں کھیاں جڑی	کون دلانہ یاں لگیاں مری
عارف با اسرار	ایہ مزار کوئی درنا جانو	دلہ یاں لگیاں کون پچھانے
وصل ہو دسے دلدار	ہر محبوب طبع سب نہ کوئی	جسوں پر مری زحمت ہوتی
اوڑک جاندی مار	بہاؤں حقیقی بہاؤں مجازی	اے عشق دی پکھڑی بازی
علم عقل بیکار	کر کر دے منہ دے بھانے	نیراں شاہ لکھ بید سنے

غزل

جب ہوا اول سے آخر محکو تیرا عشق ہو	اے میرے محبوب نہ محکو تیرا عشق ہے
کیا تیرے چہل چل میں یاد محکو تیرا عشق ہو	خاک باداؤد آگ نش کا حجاب اپنا کیا
کیا ہوا باطن سے ظاہر محکو تیرا عشق ہے	صورت انسان میں ہو کر سیم کے پردہ میں
بادشاہ اور خود نہ کرے محکو تیرا عشق ہو	اے تیری ناز و ادب پر مانتا نہیں یہاں
آجی پر سے سے باہر محکو تیرا عشق ہو	کس لئے اتنا تکلف کرتے ہو اویان میں
بس تو ہی حاضر ہے ناظر محکو تیرا عشق ہو	جیت تھا کچھ بھی تو ہی تھا اب تو ہی ہے جا بجا
خواجہ نچشت کا در محکو تیرا عشق ہے	میاں شاہ کو اب نشان تو ابلائے کاہن

راگ اسوری

ہندل دلی یا معین الدین خوجہ	تیر و جیت نام سب را اوراجہ
چوداں طبق مول پڑی دھوم تیرو	اپنے کرم سوس سبھی کیجو کا جہ
حضرت عثمان کے راج دولائے	ہندوستان میں تمہیں مہاں راجہ
تیراں شاہ عاجز بہکھاری کی رکھ	دین اور رونی مول شرم اور راجہ

کافی ڈوگر

سانوں یا رپوادے بنگلا

سوہنا بیٹل من چہت جواے	دوتی دشمن پاس نہ آوی	گرتے لو اوئیں جبنگلا
رمل تیاں تچن لاواں	ہس ہس گیت صلد مرکاں	چرخہ رنگا دسیں رنگلا
عشق دی ہٹھری پڑا گلتھر	دچہ منجری پست نہ تیاں	سید ہودے دچہ نکلا
ایسا مار سنگا رہناواں	کون نشو دے من چہ جواں	آن لے انگ سنگلا
دچہ بنگلے نظر ان لداں	دیکھ پیاں ہوں بیباں	پا اکتیاں دچہ کھلا
تیاں بنگلا خوب سوئے	تیراں شاہ پیاں لٹل لٹے	کھیر مہے ناں اگلا

دو پڑہ

یا خواجہ تھی اجیری پریم تیری گیری ناں	شان تیری ہر بت مولی تجہ دردی میں چیری ناں
پنت کینی دوسری پار پرتیش میں تیری ناں	تیراں دنوں میں تیرا دگنہا رہیری ناں

سی حرفی

الف افتد ا نام دھیاواں تن من گھول گھماواں بھرا پاواں
 آل اتے اصحاباں تائیں بیٹھ درود پچاواں ریس نواواں

پاک جہاں بنی دی خاطر و چہ مدینہ جاواں شکر بجاواں
میتراں شاہ نیر گورچستی دے رات و نئے گن گاواں عشق نہہاواں

ب

برہوں دی آتش بھڑکے تن من پہوک جلایا خوب ستایا
ظالم ہو کے اندر وڈیا بہا نبت خوب مچیا یا جسم نہ آیا
دُنیا دین بھولائے دوویں وہم خیال اٹھایا پریم رچایا
میتراں شاہ ایہ تاز عشق واکے کی رنگ ویکھا یا انت نہ آیا

ت

تقریراں نا کر پیارے ایہ تیری جھولی کریں فضولی
کر بل دے وچ قتل کرائے سر تقدیر قبولی آل رسولی
شمس جیہاں واپوش لہا یا کر گل اصل صولی تے معقولی
میتراں شاہ منصور جیپ را پکڑ چڑھایا سولی حکم عدولی

ث

ثابت جن شہ نوں کیستا ہر دم لین نظائے نال پیارے
هُوَ مَعَكُمْ دے سمجھہ حقیقت کیونکر رہن نیارے بن متوارے
جہگڑے جیشے مفت بکھیرے شور کہہ کر کڑے او گن ہارے
میتراں شاہ پی پریم پیالہ بیٹھو کے کنارے ہو کر نیارے

ج

جگر وچ زخم بجز واکسنوں پھول ویکھاواں کس درجاواں
باہجوں وصل علاج نہ کوئی سو سو مرسم لاواں نفع نہ پاواں
برہوں ظالم اندر وڈیا کیونکر جان بچاواں خاک سماواں
میتراں شاہ دربار خواجہ دے رور و حال سناواں تاسک مہاواں

ح

حاکم ہے دوہیں جہانیں چستی پیر پیارا سو بہنا سارا
نپٹ کمینی دامن لائے لاکے پریم نظر ارا کر چمکا رارا
حسن نوری دی شان ویکھا کے کیت مست اوارا او گن ہارا

خ متیراں شاہ اچھ پریم نگر دا دکھا راہ نیارا مشکل بھبارا
 خوبی ہے تیری پیارے ہستی خودی گواہیں تاشوہ پاویں
 دنیٰ انفسکھ ویکہہ قرآنے دلبر دلوچہ پاویں دور نہ جاویں
 ہمت کر کے مرداں والی کال عشق کماویں خاک ہو جاویں
 د متیراں شاہ دربار مادی دے رزم مجبوی پاویں سیں نوادیں
 دلیلاں چھٹ دے پیارے اچھ ہے سوکن ویٹرا جھگڑا جھٹرا
 آپے صاحب کرے کراوے دوجا دس ہے کیٹرا کرے نمبیٹرا
 نین توں دی گل بھاہی پستاناں کچھ تیرا ناٹنچو میرا
 د متیراں شاہ سب توڑ دلیلاں تاں دسد ہے بہٹرا کرے نکھٹرا
 ذلیل کیٹا ہے تینوں ظالم نفس اتارے جگ روح سارے
 چور اندر دا دشمن تیرا اس توں رہیں کنارے کھسے سہارے
 جس مرداں نے ماریا اس توں سویولین نظائے رہے تارے
 ر متیراں شاہ اس ظالم کیٹے افلاطون بکارے پھرن آداری
 راز الہی اندر سمجھو وجہ کتاہیں تاہیں سمجھہ کداہیں
 ٹخن اقرب گورتوں جانے کاہنوں پھر داراہیں باگل باہیں
 عالم فاضل غوطے کھاندے دور نہیں اوہ سائیں ہیمن ماہیں
 د متیراں شاہ جد بھرم نہ اوٹھے رور و ماری آہیں لہبہ اناہیں
 ز زور آور دلدار ہے تیرا سو سونا ز دیکھا دے ہتھ نہ آدے
 جیوں جیوں دل ویکھن توں چاہے تیوں تیوں مگھہ لوکاوے من ترساوے
 عاشق کرے بہتیرے ترے تن من چھوک جلاوے خاک ملاوے
 متیراں شاہ جو عاشق ہووے جیونڈیاں مر جاوے درین پاوے

میں سنین سر یاد فرید انہیستی عشق دیوانی سے مستانی
 نام اللہ ہے موڑ تہاراں صدقہ بدر دیوانی دلبر جانی
 نیز کسی وجہ گن تانکوئی توں چشتی لاثانی دہیں جہانی
 متیراں شاہ وی نام خواجہ دے کر مشکل آسانی ذات رحمانی
 ش شراب محبت والی ساقی آن پلا دیں خودی بے بلا دیں
 اپنا مشوق عنایت کر کے ہو رخیال بے بلا دیں یار ملا دیں
 دہم خیب لوں فارغ کر کے مست است بنا دیں بھرم اٹھا دیں
 قیدراں شاہ نوں مال کرم دے اپنی چرنی لا دیں فضل کما دیں
 ص مبسر آرام نہ آوے دل نوں باہجوں دلبر جانی دہیں جہانی
 ہے کوئی دروی آن ملاوے جان کراں قربانی میں مستانی
 اک داری شوق آن دیکھا دے صورت یوسف ثانی حسن نورانی
 متیراں شاہ پی تظہر نہ آوے بہتہ پئی زندگانی باہجوں جانی
 ض ضرور ایہ ضرب برہوں وی وچ سینے دے رڑ کے اندر وڑ کے
 آتش عشق جلاوے دل نوں ظالم لانبو بھڑ کے جیوڑا و بھڑ کے
 ہجر و وصل توں فارغ کر دے یا خواجہ باٹھ بھڑ کی رحمت کر کے
 متیراں شاہ سب تن من میرا کو ٹیلا ہو یا سٹر کے آتش بھڑ کے
 ط طالب عارف داہو کے جانے شان محبوبی تے مطلبی
 نور سورت وچہ فانی ہو کے پاوے گوروی خوبی رمز قبولی
 رشان ہے واحد پیارا آپے ہو مرغوبی تے مربوبی
 مایراں شاہ وچہ راہ عشق دے کراحت مجذوبی تیری خوبی
 ظ نہ ہر تے باطن پیارا ہے موجود اکلا ناہ ہو جھٹلا

اول آخر سبہ صفتاں وجہ ناپیں باہجوں اللہ اللہ
 گور اپنے واپیرا ہو کے کرتوں پاک محبت و محبت
 مہیراں شاہ سر شرک کفر دے مار دوسو کھلا کر دستا
 عشق نے کھیل کیتے عاجز لاکھ ہزاراں انتا ظاہراں
 غیبوں لانبو پچڑ برہوں دا جالے وانگ انگیاراں ایوکاراں
 ظالم خوفی ترس نہ آوے کیتے قتل ہزاراں بن تلواراں +
 مہیراں شاہ جے سنگور چستی آن لوی بن ساراں ہون بہاراں
 غلام ہاں اُس دی بردی جیڑا دلبر آن ملاوے مہٹ و کاٹے
 گنج شکر مسکیناں تائیں جیکر دامن لاوے اُس پوچھاوے
 دلبسر بے پردا ہیاں کردا جو جو من چت بھاوے رحم نہ آوے
 مہیراں شاہ چل پاک پٹن نوں جو سو ہنگل لاوے کرم کماوے
 فریاداں سنیں فرید ادرتے آن پکارے اوگن مصاری
 برہوں نہہ کھسانیں لکڑا آن کرو کچھ کاری جاواں داری
 بیچ نیکاری دہر دی پاپن شوق نے منوں و ساری ایہ تہیاری
 بانہ پکڑی دی لاج ہے تینوں مہیراں شاہ جنبداری سو سو داری
 قناعت گوشے اندر نہہ کے نام دہیا ئے من چیت لاسیٹے
 نفی اثبات دا کرتب کر کے دلتوں غیر اٹھائے تاشکھ پائے
 گور اپنے دا کرو تصور دل دی اکہ لڑا ئے لذت پائے
 مہیراں شاہ وجہ راہ عشق دے اپنا آپ گوا ئے تاشوق پائے
 کرم توں کریں کریمیاں اپنا شوق دلائیں فتنیں کما ہیں
 ذات تیری وجہ ذاتی ہو کے ہودن دود بلاتیں توں ہوں

نہیں توں واسب وہم آٹھا کے اپنا آپ دکھائیں ہر ہر جائیں
 مہراں شاہ ہے او گن مارا اکو اک سجھائیں نال وٹائیں
 ل لہاس تین والا پھوک ہووے مستانہ پھرے دیوانہ
 نفی خودی توں فارغ ہو کے پاوے خفی خزانہ بن مردانہ
 وہم ہستی دی توڑے پھاہی ایہہ ہے بندی خانہ سجھنا دانہ
 مہراں شاہ جد گورا پنے داکا مل کرے نشانہ کون بیگانہ
 م مینوں جد بلیا ماہی ستیاں تان ہنلے ہو خوش حالے
 شکر ہزاراں سدا سونا گن ہوئی ہیر سیالے ہن متوالے
 جاں جاگے تان او ہوماہی سرد میرے دا والی رمز نرالی
 مہراں شاہ چھٹ تخت ہزارا آیا دین ویکہالی ہو کر پالی
 ن نیناں مے ناز ویکھلے کیتی مست دیوانی دلبر جانی
 سستی نسبت جاگی میری جد ٹٹھا شاہ جیلانی قطب ربانی
 ولیاں داسر دارولی ہے نا کوئی اُسدی ثانی دوہیں جہانی
 مہراں شاہ ہے پیر پیراں دا حضرت غوث صمدانی عظیم شانی
 وسیلہ ہند ولی ہے حضرت پیرا جہیری بنی ماں چہیری
 صدقہ عثمان مارولی دالاج رکھیں توں میری خادم تیری
 یا چستی سرکار معلیٰ پریم تیرے فی گھیسری پاؤ پھیری
 مہراں شاہ وجہ ہجرت اڈے ہوئی خاکدی ڈہیری برہوں گہری
 ح ہدایت مادی باہجوں ہرگز راہ نہ پاوے عمر گواراوسے
 بحر وحدت دا نہیں کتارہ بن گورما تھ نہ آوے غوطے کھاوے
 ولی محمد کہیوں مارا اونجہ چہہ جے لاوے پار لنگھاوے

صیبراں شاہ ایچہ بن سر دتیاں مطلق انت نہ پاوی اوڈو دا جاسے
 لیا ج آن کلاوے واہ دا تیری یاری تے و لہاری
 دو کھاں وچوں سکاتہ ویکھلے واہ تیری غمخواری میں بلہاری
 پنج نکاری دھرو دی پاپن اک نظر وچ تار ی او گن ماری
 صیبراں شاہ منیں کی گن گاواں کیستا کرم ستاری واحد باری
 الف حمزے دی واہ چترائی کیسا ناز ویکھیا یا مکتبہ چھپایا
 ہر صورت وجہ کُنڈل کھا کے حمزہ نام دھرا یا خوب بہایا
 گورچستی دے بل بل جاواں دلتوں غیر اوٹھایا الف ویکھیا یا
 صیبراں شاہ کر لکھ شکرانہ جھگڑا رب مکا یا ستگور پایا
 می یاری جے یار نبھاوے تاں عاشق سکھ پاوے لوے کلاوے
 ہجر وصل توں نارغ ہو کے سب قیدوں چھٹ جلتے دوج گواوی
 انسان ستری وجہ ہو کے اخذ ناد بجاوے مسرت کہاوے
 صیبراں شاہ پڑہ کار طیب جے ستگور مجھ پاوے لذت پاوے

شجرہ چشتیہ صیبرا پریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یارب صاحب توں سلطان	فضل کریں تاں نال زبان
شجرہ چشتی کر اں بیان	پڑھاں پڑھاواں نال پیار
یارب تو میں بخش مار	

میراں شاہ ہے پیر پیارا	جنوں جانے عالم سارا
ظاہر باطن وجہ ادھیا را	روشن ہو یا وجہ سنسار
یارب تو میں بخش مار	

دلی محمد قبلہ میرا	دل میرے کوچ اُس واڈیرا
اوہ صاحب ہو میں ہاں حیرا	وہج جالتہ ہر خاص و فرار
یارب تو میں بخش نہا	

واہ واحضرت سید میر	مینوں ہر دم تیری دھیسیر
ہو دے دل اندر تاخیر	در تیرے نت کراں پکار
یارب تو میں بخش نہا	

سید یار محمد سائیں	چنتا من دی سب مٹائیں
ظاہر باطن سہیں تھائیں	دل نوں ہو دے صبر تیرا
یارب تو میں بخش نہا	

میراں سید ہیکہ کمال	چشتی پاک جلال جمال
تن من واراں دل و نال	وچہ گھڑا نام عسالی دربار
یارب تو میں بخش نہا	

شوہ مالی دی افضل شان	دل میرے کوچ ہر دم دھیمان
وچہ انبیشی نور نشان	سید پاک عالی سرکار
یارب تو میں بخش نہا	

شیخ داؤد داؤد رب عالی	رب نے کیستہ قریب کمالی
نام لیاں تے ہو خوش حالی	کہو لے دل دے سب اسرار
یارب تو میں بخش نہا	

محمد فتح اللہ ہے سائیں	ہر دم کرساں صفت ثنائیں
اپنا شوق شراب پلائیں	ہنی کے ہو واں مست خسار
یارب تو میں بخش نہا	

حضرت ابوسعید بن نور	پاک نبی دے سدا حضور
حنف ولایت ہے مشہور	شرع طریقت وچہ ہر شیار
یارب تو میں بخش نہا	

حضرت شیخ نظام الدینا	تیں پور صدقے تن من کین
نور وحدت سول بھرے سینا	بلخ تیرا ہے خاص مزار

یارب توہیں بخشنہار

حضرت شیخ جلال الدین	بخشو میسنوں نور قبین
کرد حمایت یوم الدین	وجہ تہنیر پاک مزار

یارب توہیں بخشنہار

شیخ عبد القدوس کمالا	بخشو شوق شراب پیالہ
دو جگ تیرا نام اور جالا	وجہ گنگوہ تیرا گھر بار

یارب توہیں بخشنہار

شیخ محمد جی جھب آؤ	عاجزوں ہن دامن لاؤ
نال کرم دے جھاتی پاؤ	بحمد الم سول کر تو پاؤ

یارب توہیں بخشنہار

عارف احمد پیر پیارے	دو جگ اندر تارن مارے
روشن نام تیرا ہے سارے	نام اللہ دے لے ہن سارے

یارب توہیں بخشنہار

حضرت عبد الحق مخدوم	جگ میں نام تیرا معلوم
وجہ رودے تیری دھوم	توشہ دیندے لکھ ہزار

یارب توہیں بخشنہار

جلال الدین پانی پت والے	درس کروے قیمت والے
پارنگہاے عیباں والے	نہن میرے دل موڑ نہار

یارب توہیں بخشنہار

حضرت خواجہ شمس الدینا	ترک ولایت شہر ٹیکنا
سورج وانگوں دے کئے سینا	پانی پت دے دے مزار

یارب توہیں بخشنہار

مخدوم عداؤ الدین پیارے	صابر روشن نام ہر سارے
آن پڑائیں کلیہ دوارے	کرد عنایت صبر قسارے

یارب تو میں بخشہار

گلج شکر داقرب کمال	ڈہکے یا چہتی سال
مرتبہ پایا قطب ابدال	پاک پٹن وچہ ہے دربار

یارب تو میں بخشہار

حضرت خواجہ قطب دلی ہیں	محرّم راز خفی و مبلی ہیں
آل بنی اولاد عشلی ہیں	دلی وچہ ہے راج و قار

یارب تو میں بخشہار

معین الدین چشتی جمبیری	پاراد تار کشتی میری
چڑھ سے لہندہ دہوم ہوتیری	خواجہ پاک ستیہ سردار

یارب تو میں بخشہار

یارب دے دیدار عبتیدا	صدق عثمان مار و نیدا
بخشیں میسوں شوق غنی دا	مکے وچہ دیوار مزار

یارب تو میں بخشہار

خواجہ حاجی شریف جناب	ساز سرنگی بجے رباب
سُن کے مہندہ جگر کباب	دندان تیرا خاص مزار

یارب تو میں بخشہار

یا خواجہ مودود پیارے	فیض تیرا ہے عالم سارے
میں جیہے تیں سے لکھہ تلے	ہن عاجز دل موڑ جہارے

یارب تو میں بخشہار

خواجہ یوسف بن ناصر الدینا	میں ہاں عاجز نہیٹ کیستا
تیرا نام صحیح کر لیستا	دل وچہ و جدی تیری تار

یارب تو میں بخشہار

خواجه ابو محمد چشتی	پار کردین میری کشتی
پل وچہ طالب ہون بہشتی	تحت مینوں ہے طلب دیدار

یارب توہیں بخش ہمار

خواجه ابو احمد ابدال	آن پلا دیں پریم پیالا
ہو دے ادکھاراہ سکھالا	تین پر میرا دار مدار

یارب توہیں بخش ہمار

یا خواجه اسحاق ہوشامی	جگ وچہ تیرا فیض مدامی
کرمیری منظور غلامی	در تیرے نت کراں پکار

یارب توہیں بخش ہمار

خواجه علومشا و دینوری	دل دی آس کریں توں ٹھری
نال کرم ہے بخش حضوری	دیکھاں وحدت دی گلزار

یارب توہیں بخش ہمار

میرۃ البصری شیخ کمالا	دیویں مست شراب پیالا
چشت نگر و نام ادجالا	بصرے وچ میرا دربار

یارب توہیں بخش ہمار

حضرت خواجه مرعشے سائیں	کرم کریں بہن دیر نہ لائیں
عاجز نول بہن دامن لائیں	دیویں اپنا پاک دیدار

یارب توہیں بخش ہمار

خواجه ابراہیم ادرہم	دور کرد سب رنج و الم
کہولیں دل دے راز اگھم	روغنہ تیرا بلخ بخار

یارب توہیں بخش ہمار

خواجه فیصل ہوا بن عیاض	ہے در ہارتیہ افیاض
عربی فارسی علم رایض	معلم تینوں سب اسرار

یارب توہیں بخش ہمار

خواجہ عبید الواحد بن زید	دہم سہتی دی توڑ و قید
پوری ہو دے آس امتید	فیض تیرے دا گرم بازار
یارب توہیں بخش مار	

حسن بھری دے میں بلہاری	بچ چشت نو قادر سارے
سبتہ ریس نواون ٹارے	جاری کیتے دس اور چار
یارب توہیں بخش مار	

شاہ شاہان مختار علی ہیں	دین مونی سردار علی ہیں
خفی سبلی سردار علی ہیں	شیر خدا قابل گفتار
یارب توہیں بخش مار	

ظاہر باطن کر پڑتا ہے	پایا نام محمد عالی
چوداں طبقات سے برتا ہے	سارے امت سے سردار
یارب توہیں بخش مار	

پڑھ کلمہ توں نال یقین	جستوں ہو یار دشمن دین
حاصل کر توں نور یقین	دوہیں جہا نہیں بیڑا پار
یارب توہیں بخش مار	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **سی عَرَفِی** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الف اول اللہ اتے آخر اللہ ہو کے ظاہر ظہور دیکھا یا ہے
 الف اپنے آپ دے دیکھنے نوں صورت پکڑ کے شور مچا یا ہے
 الف آحد نے ہم دا پہن جامہ دیکھو آپنا آپ چھپا یا ہے
 ہر ہر اسم نے صفت دے دچھ ہو کے قبراں شاہ نوں آن بھرایا ہے
ب بہت کریم واکرم ہو یا ہوئی حُب تے پاک حبیب کیستا
 چوٹاں یاراں نوں قرب کمال دیکھے دچھ خاص محبوب نجیب کیستا

وجہ اپنا بھیت چھپائیکے تے ساڈے پاک جمال نصیب کیتا
 مہراں شاہ ایہ وحدت دا باغ کھڑیا کوئی دور تے کوئی قریب کیتا
 ت تار و شاہ عیساں والیاں نوں ساڈا پیر بھی میراں واپیر ہویا
 بنت شاہ حیلانی دا وردیسنوں شہنشاہ جور دشمن ضمیر ہویا
 جلوہ وجہ بغداد دے چمک مائے غوث پاک میراں دستگیر ہویا
 مہراں شاہ محبوب خدا دا ہے دونوں جگت اندر منتظیر ہویا
 ش ثابتی تال لقمین یار و آؤ وجہ اجمیر دے جائے جی
 ہندل ولی عطاء رسول چشتی حال دلاں دا جاء سنیائے جی
 خواجہ پیر ہے خاص حبیب اللہ اودھ قداں تے سہیں نولٹے جی
 اوس خواجہ عثمان دے لاڈلے تے مہراں شاہ نوں کہول گہائے جی
 ج جلوہ جلال جمال ربی کو وجہ خاص اجمیر دا جائے دیکھو
 مجلس خانہ دربار رسول دا ہے اوتھے جائیکے دھونی رائے دیکھو
 خواجہ پیر دے قداں دی خاک یار و سرمد اکھیاں دے وجہ پاؤ دیکھو
 مہراں شاہ اودھ جج ہے چشتیاں دا کر کے دلاں نوں عین صفا دیکھو
 ح حاکم ہے دونوں جہان اندر سارے چشتیاں دا سردار ہویا
 اودھ دی دھم زمین آسمان تائیں ایسا رب دا محرم اسرار ہویا
 ملی اوس نوں ہند دی بادشاہی حاضر جدوں رسول دربار ہویا
 خواجہ پیر دے نام توں لکھ داری مہراں شاہ غریب بلہا ہویا
 خ خواجہ قطب بختیار کالکی دلی وجہ نشان حضور دا ہے
 وجہ خاص دربار دے جاویکھو اودھ تال خاص تجلڑا طور دا ہے
 آستان حضور دا شان جلوہ عین پر توہ بیت معمور دا ہے
 مہراں شاہ کی صفت ثنا کرے اکہیں کہول دیکھو شعلہ نور دا ہے
 د دیکھو لیا اسان غور کر کے شکر گنج ہے پیر کمال ہویا

برکت قدم فرید دی بار اندر سید صاحب گلال گلال ہوا
 فرود عالم داک پاک در بار یار جس نے دیکھیا سوئی نہال ہوا
 مہراں شاہ بھی دیکھ کے چشتیاں نوں فوق شوق قدینال خوشحال ہوا
 ذوق تے شوق دے نال سیو پاک پٹن شریف جو آؤندا ہے
 فرود عالم دے پاک در بار وچوں روحی فیض انداز ہے
 اوگن مار تے بیج نکیاں نوں شکر گنج چشتی دامن لاؤندا ہے
 چشتی پاک فرید دا گنج مخفی مہراں شاہ در لا بھیت پاؤندا ہے
 رب دے واسطے آؤسیو کلیہ والے پیرے جائے جی
 او تھے چشتی فرید والا ڈالا ہے اوہ دے قدماں دی سیس نواٹے جی
 صابر پیر لوں کل جہان سیوے اوہی پاک جمال نوں دیاٹی جی
 مہراں شاہ ہے حسن کمال اوسد اکوین دان جمال دا پاسے جی
 نور جے رب کو عشق دا ہے بولے عارفان تو صدق رکھتے جی
 غوث قطب تے دلی نوں من لئے مزہ عشق حقانی داکھتے جی
 مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ جَانِ كَيْ تَعْرِفَ ذَرَّهَ اَپْنَا آپ پرکھتے جی
 مہراں شاہ نہ رب دا غیر کوئی دہم غیر دا ولے توں چکھتے جی
 سنت تے فرض و چار پہلے تول فصل نوں سوچ سمہال مٹیاں
 جو توں عین حقیقتوں محرم ہو دیں تائیوں شوق ہی تیرا کمال مٹیاں
 کر کے پھند فریب نہ جگ لٹیں ایس گل دے وچہ زوال مٹیاں
 مہراں شاہ جے آپ نوں دور کریں دیکھ یار دا عین جمال مٹیاں
 شائقاں دا جیہڑا علم ہے جی اوس علم نوں کون پہچان دا ہے
 رکھتے شرع شریف نوں مونہہ اگے تان عقل دے ڈہم چلاؤندا ہے
 جیہڑا علم ہے رب دے پاوئے داؤتے پیرے باہجہ نہ آؤندا ہے
 مہراں شاہ باجوں چشتی پیر دی جی کون دلا ندا بھرم مٹاؤندا ہے

ص صبر کیتا صابر پیر نے جی عالی مرتبہ صبر نہیں پایا ہے
 کئی سال کھلاوند سے رہے لنگر دیکھو اپنے مٹول نہ کھایا ہے
 شکر گنج نے سد کے پھوک ماری پلک وچہ سرور سما یا ہے
 متیراں شاہ قربان محمد دم توں جی صابر اپنا نام رکھایا ہے
 ض ضرب خدائیدے عشق والی جنوں لگدی ہے سوئی جاندا ہے
 گلاں نال تاں کجہ نہ لبہدا ہے حیثرا عمل کرے موحاں ماندا ہے
 کامل پیر دے باہجہ نہ رب بلکہ اکوئی زور نہیں مان تاندا ہے
 متیراں شاہ ایچہ زاہداں خبر نہیں ایچہ تا کم جو پریم گیان دا ہے
 ط طالبان عاشقان صادقان نوں عارف صوفیاں دا علم لبہدا ہے
 علم حق دا ہے سینے صوفیاں دے اوہدا جاننا کسے سبب دا ہے
 عارف مرد خدائیدی کرے صحبت کامل شیخ توں پاؤ تار ب دا ہے
 متیراں شاہ جو عشق کمال ہووے خاص ایہوتا چالراڈ مہب دا ہے
 ظ ظاہر تے باطن دی وچہ دیکھو خواجگان دی ہر دہوم دہام مٹیاں
 چشتی فیض جہان تے چمک دا ہے جلوہ خاص ہر عین ڈلام مٹیاں
 میں توں دانام نشان ناہیں اکو نام ہے الف تے لام مٹیاں
 متیراں شاہ عاشق چشتی پیر دا ہے میرا ایہو ہر ورد مدام مٹیاں
 ع عرض سنیں اجیر والیاں تاں بانڈیاں خاص دربار دی جی
 کجہ ہو رہیں دلوں لوڑی ماں اک سیک ہے ہت دیدار دی جی
 تیرا ہجر فراق نہ چنیں دیند ابلبل دانگ مشتاق گلزار دی جی
 متیراں شاہ میں قدماں دی خاک ادتوں ل جان رسیدنوں دا دی جی
 غ غور دے نال جو دیکھیا میں پاک پٹن شریف داستان یارو
 اکھاں کہوں ہشتی دردادہ ڈٹھا صبح شام جلو خواجگان یارو
 اندر دھننے دے جائیکے دیکھ لوے حاصل ہووند انور ایمان یارو

ف مہراں شاہ فرید دانام لہندے جن انس تے زمیں آسمان یارو
 فقر کی تاشکر گنج پورا چہتی سال تاں زہد کسا ٹیا جی
 بونے رات رہے دچہ جنگلاں سے برگ بنان و اتوڑکی کھایا جی
ق آن پانی دی حرص نہ رہی باقی ایسا نفس نوں مار گوا ٹیا جی
 مہراں شاہ جو موت توں مری پہلے اونہاں عاشقانے رب پایا جی
 قرب کمال ہے اونہاں دا جی جیڑے دچہ اجیڑے جاؤندی ہیں
 ملک کابل قندمار ایران ترکی سلے آن کے سینس نوادندی ہیں
 عالم مولوی عشق الہی والے سچھے فیض حضور توں پاؤندی ہیں
ک مہراں شاہ غریب محتاج نوں جی کدوں کرم تہیں یاد فرماؤندی ہیں
 کرم دی اک نگاہ کر کے اکھوشم رکھے خواجگان میری
 سیتو بہار میرے سے اوگنا نہ اوچہ لاج رکھے دوجہان میری
 باطل دہم خیال دا بھرم اوٹھے نت طرف دی ہر چند جان میری
ل مہراں شاہ یں مڈہ دی گولڑی ہاں شکل آن جو کرے آسان میری
 لطف جس نے خواجہ پیر کرے سہندل دلی غریب التوازی میاں
 سانوں مکے دا جج نصیب ہووے لاوے آن جو پار چہا ز میاں
 خواجہ پیر نے طالبان صداقاں نوں کیتا پلک اندر محرم راز میاں
 دیکھاں کدوں منظور پوسے مہراں شاہ داناز نیاز میاں
م مذہب ہے دین ایمان چشتی میں تاں جان لیا چند جان چشتی
 محرم راز نہاں عیان چشتی منظر نور ظہور سجان چشتی
 کعبہ قبلہ زمیں آسمان چشتی خاص رب رسول دی شان چشتی
 مہراں شاہ حدیث قرآن چشتی گل باغ بہار بستان چشتی
ن نین ہن ترسدی نہت میرے خواجہ پیرے پاک حمال تائیں
 روشن چشتی چراغ دا فیض ہو یا شرق غرب جنوب شمال تائیں

علی نبی دی ذات پچھانے مہن خواجہ پیرے قرب کمال تائیں
 مہنراں شاہ دا آتما شاد ہو دے کرے کرم جو ایس کنگال تائیں
 ورومیرا صبح شام سیتو فرد عالم دا نام چتر دی ہاں
 اوگن ہار میں وانگ جلیہوڑیاں دی نت فرید فرید پکار دی ہاں
 بھادیں روپ انوپ دی کو بھڑی ہاں تیو گولڑی چنی سرکار دی ہاں
 مہنراں شاہ نول لکھ مبارکاں جی خاکسار تاں پاک دربار دی ہاں
 ہدایت ہے ماویاں چشتیاں دی باہجہ ربے غیسر نہ جانے جی
 ہر صفت موصوف موجود اللہ ایہ حرف توحید پچھانے جی
 اک جانتاں دیکھناں اک سنتاں اک بول کے تو جہاں مانے جی
 مہنراں شاہ جو رب نول دیکھناں ہاں انہاں مہنیاں نال سیانے جی
 لبہ لٹو جیکر لبہنا ہے ویلا پھیرا لھہ مہنہ نہ آوناں ہے
 ایتھے لکے تے جہلک دا میلڑا ہے دم گیا نہ آونا جاناں ہے
 دیکھو گہلی دوکان رسول دی ہے باروتسا نے پھیر پچھتاوناں ہے
 مہنراں شاہ باہجوں دہن لگیاں تو نہیں کسی نو پار لنگھاوناں ہے
 الف حمزہ دی رمز نول پاؤ یار وکھیا الف نے روپ وٹاٹیا ہے
 مطلق اک نہ دوسری نال بلدا کیسا حمزے نو شان ویکھایا ہے
 حمزہ الف نے ناز ویکھاونے نول کنڈل کھائیکے جگ بھرنایا ہے
 مہنراں شاہ ہے سیم دار ازاد کھاکے کسے دی مت سماٹیا ہے
 یار دلدار غنچوار میرا چشتی پیر ہے محرم اسرار میرا
 قبلہ کعبہ تے دین ایمان میرا دین دنی اندر حامی کار میرا
 اوگن ہار کنگال نول شاہ کیستا ظاہر باطن اندر مدوگار میرا
 مہنراں شاہ عاجز گنہ گار داجی اک نظر کیستا بیڑا پار میرا
 تمام شدی حرفی

ملاں نامہ

ہر دم التریاد کر غفلت منور
 مدد دہاڑی و حشر دی ہولناں رفیق
 قدر نہ جان علم دی پڑ پڑ بربار
 چنگا بندہ جو مر رہا ہے دی جا
 باقی لے کھندی گن کر کپڑے چار
 پیر چھپوں سقا طوالی و پیہب
 رہا کاج مٹے سہندے رہن ہمیش
 تھے پادن تو زبان کہیں سختی تال
 جو کئی ہون نہیاں کتیں پو پو پیل
 اچ سٹھے ردق داکہ لیا رہے بار
 جلدی کر نمازوں جلدی دی یوی بانگ
 دلچ خوشی نہال ہو دیکھ کے حلقہ کبیر
 چہر مٹی جوار دی ٹھانڈی وال
 لڑ چاکر خدمتی کلمے بغلیں مار
 ہا لو پالی ٹھیکہ دی دیندی ڈبہ پلار
 اک سنگتہ حانا لڑ رہا ہے جنگ
 اگھر علم نیا دتی کھلے علم نہ مول
 مگر دیاں آٹوں پڑ پڑ پڑ پڑ
 کہتے ہو کو چوہری دنا قضا و کدہ
 کج قاضی کج بغل و چہ دیندی ڈبہ پلار
 کس کس پھر دی ہٹ توں توں غول
 منجی اسے ڈنہ پیا و منجی منجی

دلوں ایسا نون من توں ہی محیا
 بقدریت علم دی تھیں سن ای بار
 لوکان دھن جتیاں سہندے آب خود
 علوی کہیں لنان ہو قلیا اتی پلا
 چادر اکت بندہ دو جا نماز بچار
 چالی دن دیاں دیاں کبھی نہ فرست
 کہاں لڑا تون نہ آئے کوئی لڑش
 سون کے سخت بیمار توں سنگد و دوزخا
 خبر لٹو یا گر گیا یا کتے آیا میل
 ملا تون کی دعوتی بندوں کروا ان
 آسا پکڑ شتاب ہو چلا تر کی انگ
 بہن بہن سنگ الحمد نون جتھی قلیان
 او تھی سوت فاتحہ پڑ پڑ غصے تال
 ہتھہ عاصی گل تبجیاں کر دی یاد
 بہن بہن سنگ لاسٹوی پڑ پڑ خوشیاں تال
 اگلا ملاں گہا رہی کچھوں آیا تر کہاں
 کہنے کہنے ہوی لعنتی گدے و حشر نزل
 اگے جائی مقدال رور و کرن فریاد
 مسجد کلی رہ گئی دونوں دی کدہ
 با مان نہی گنجا دی دیندی ہتھہ کپڑا
 چہانی تاشیں پھر گیا ہو یا حشر نزل
 جو رب بند میریاں کر کشادہ پٹ

چاری بار رسولی جالوادہ حقین
 مرد خروش ملائیاں کسیتا علم خوار
 نہ کر دچہ سیت و سنگد و دوزخا
 راج کج کہا ہی ہٹھکے جت دلیہی لا
 دانہ پیکر تون گدے گن گن لٹی سب
 کہا کہ لوبہ پیلوں کر دی پیر دوزخا
 آور داری جو کئی کرے فقیر سوال
 اچ مری یا بہن کو چہ توں ہیں سچ خدا
 جیکوئی آکھے مر گیا سہندے شکر گزار
 اسد روٹی تاکہا دوزخہ چہ او پیاں
 دعوتیاں گھر جاسکے سہندا ونگوں پہ
 جہو بخش لالچی کئی ختم قرآن
 مگر ملاں دی دوزخہ تری رہی بہن
 جس گھر جا کر بھندے دیندی عقل مہلا
 دو ملاں چھ سبت دی بند انامیں سنگ
 شہو کا غضب اشد اپیش نہ دیند اجاں
 ملاں چھ سبت دی ہند رکتی ہون
 کرد عدالت چوہری ہوی دوزخہ فنا
 دیکھو ملاں دیاں باگیاں جتھو ہوگ پکا
 پا علوی ست پو لیاں بغلیں لہن کا
 کت کت ہوئی کے آیا دچہ سبت
 جو گھر لے کسی دے لیتی سب سبت

تمام شد

اوپر گہاں بیگانیان تازہ نفس کرن
 نال فقیر اس تیدال چہترے با حجبہ لڑن

تمام شد

مکتبہ محمد علی کتابا میں آبادی عفی عنہ

غزل

<p>چلو سکھی دل دہلی نگریا جان مورا باہم سیارا چشتی کو من میں لگی ہو وصل علیؑ کی سی بھری دعا سکھی ہو ہر پیم ستاؤے ان بن کے کوئی ہو بھیا دل چھین کر کو چین آدو۔ ایو سکھی کو دجانا سکے چیا سوں آدے چل دیکھے سند شعلی کو</p>	<p>مستان سپا پر تن میں ملے۔ دو جگت جیلا ہند مل کے زیب چمن ہو۔ ایسا پیا متوا کھڑی سکھی ہو لاج بھادو فیض صفا کا سارا چشتی کو من کی دھیر بندھا۔ انکا سوہرا جہا بسو دھچیل چھبلا۔ کیسو راج دلا مارو</p>
--	--

مہل بیستان شاہ پارو۔ ان پڑا میں کن شاہ
میراں شاہ پر دیا کرو۔ یہ او گنہار نکارا ہو

ایضاً

برائے موقع رخصت از عرس مبارک

<p>مستان شاہ پیارے۔ رخصت ہیں دلاؤ ہم ہیں تجھے بھکاری فیض آچکے جاری عہد اسماعیل کے دلبر حاضر میں تیرو روپہ دہلی کے نام نامی اے چشتی نظامی پردہ ذرہ اٹھاؤ مکھڑا ہمیں دکھاؤ ہم بوہنی پھر بھی آئیں۔ دلکی مراد میں آئیں عاشق ہو تیرا چشتی اے پیر ماہشتی</p>	<p>آٹھ میں تیرو دوارے رخصت ہیں دلاؤ ہے اتجا ہماری۔ رخصت ہیں دلاؤ کابل کے ماہ انور۔ رخصت ہیں دلاؤ منظور ہو غلامی۔ رخصت ہیں دلاؤ دامن میں اب لگاؤ۔ رخصت ہیں دلاؤ قدموں پر ستر بھکائیں۔ رخصت ہیں دلاؤ ہو پار میری کشتی۔ رخصت ہیں دلاؤ</p>
--	--

مستان شاہ عالی۔ اے چشتیوں کے والی
ہے میراں شاہ سواں رخصت ہیں دلاؤ

اعلان

ہر ایک علم و فن کی کتابیں خصوصاً قرآن شریف۔ کتب
احادیث۔ فقہ۔ تصوف۔ تواریخ۔ اخلاق۔ کتب نعتیہ و
مولود شریف کتب نوان۔ کتب انجمن حمایت اسلام
لاہور۔ کتب تعلیم اسلام معروف بہ سلسلہ قادی قیصہ جات۔
ناول۔ ناولک۔ فن زراعت۔ باغبانی۔ کتب صنعت و فست۔
کتب قانونی مشرح و سادہ۔ کتب رمل نجوم۔ جفر۔ کتب حسہ
تعویذات۔ عملیات نادرہ۔ دیوان و کلیات مندرجہ ذیل پتہ
سے نہایت ارزاں نرخ پر خریدیں *

المشہد نہروا

میزامیر بخش اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور